REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ۔ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

REGD. NO. P. 67.

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۲ — شمارہ ۷

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائب ایڈیٹر:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالکِ غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۱۱ محرم ۱۳۹۳ ہجری — ۱۵ تبلیغ ۱۳۵۲ ہش — ۱۵ فروری ۱۹۷۳ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۳ تبلیغ (فروری)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت وسلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر طرح اپنا فضل شاملِ حال رکھے آمین۔

قادیان ۱۳ تبلیغ۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل وعیال بفضلہٖ تعالیٰ بخیریت ہیں۔

★ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمدُ للّٰہ۔

قادیان ۱۳ تبلیغ۔ آج اڑھائی بجے بعد دوپہر بیرنگ کالج بٹالہ کے تاریخ کے پروفیسر صاحب کی دعوت پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب، بی۔ اے پارٹ II کے طلبہ کے لئے "احمدیت" کے موضوع پر تقریر فرمانے کے لئے تشریف لے گئے۔ اور بفضلہٖ تعالیٰ یہ تقریر بہت خوشگوار ماحول میں ہوئی اور طلبہ اور پروفیسروں نے اس تقریر کو توجہ سے سُنا۔ تقریر کے بعد سوالات وجوابات کا سلسلہ قریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ (مفصّل آئندہ)

سیرالیون (مغربی افریقہ) میں تبلیغِ اسلام

قصبہ "۹۱ میل" میں مشن قائم کرنے کے انتظامات۔ ایک پیراماؤنٹ چیف اور ۴۵ دیگر افراد کا قبولِ احمدیت۔ جلسہ سالانہ میں شمولیت کیلئے حکومت کے نمائندوں کی خدمت میں دعوت ناموں کی ترسیل

(از مکرم مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح مبلغ سیرالیون)

ملک کی سب سے بڑی شاہراہ پر واقع یہ قصبہ فری ٹاؤن سے اکانوے میل پر واقع ہے۔ اور اسی وجہ سے 91 MILE کے نام سے مشہور ہے اس قصبہ کی ترقی اس بات پر بھی منحصر ہے کہ ملک کے چاروں صوبوں سے آنے والی سڑکوں کا ملاپ یہاں ہوتا ہے۔ اور مختلف بڑے شہروں سے آنے والی گاڑیاں یہاں سے گذرتی ہیں۔ اس لحاظ سے یہ مقام سارے ملک کے لئے ایک سنگھم کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس قصبہ کی ترقی روز افزوں ہے۔

اِن حالات کے پیشِ نظر مولوی بشیر احمد صاحب شمس امیر ومشنری انچارج سیرالیون نے یہ تجویز کی کہ یہاں مشن کی شاخ قائم کرنے کے لئے زمین کے حصول کی کوشش کرنی چاہیئے۔ چنانچہ مکرم امیر صاحب نے خاکسار کو وہاں کے حالات کا جائزہ لینے کے لئے کہا۔ اس ارشاد کی تعمیل میں خاکسار اور مکرم مولوی عزیز الرحمٰن صاحب خالد ماہ ظہور ۱۳۵۱ ہش (اگست ۱۹۷۲ء) کے آخر میں وہاں گئے۔ اور علاقہ کے پیراماؤنٹ چیف فولاہ مانسا سے اُن کے گاؤں Pendembu میں ملاقات کرکے حالات کا جائزہ لیا۔ جب انہیں یہ معلوم ہوا کہ ہماری غرض 91 MILE میں مشن قائم کرنے کی ہے تو انہیں دلی مسرّت ہوئی اور ایک مسلمان ہونے کے لحاظ سے انہوں نے ہمیں مکمل امداد وحمایت کا یقین دلایا۔

اس کے بعد میں اکیلا پھر ایک مرتبہ وہاں گیا تو معلوم ہوا کہ علاقہ کے لوگ بھی اس بات پر خوش ہیں کہ اور جماعت احمدیہ کو خوش آمدید کہنے کے لئے پوری طرح تیار ہیں۔

مکرم چیف صاحب نے مجھے بتایا کہ ہم نے آپ کے مشن کے لئے زمین تجویز کی ہوئی ہے۔ میں نے انہیں بتایا کہ کسی روز ہم زمین دیکھنے کے لئے آئیں گے۔ چنانچہ تیسری مرتبہ طے شدہ پروگرام کے مطابق یکم اخاء ۱۳۵۱ ہش (یکم اکتوبر ۱۹۷۲ء) کو مکرم امیر صاحب، خاکسار۔ الحاج بونگے جنرل سیکرٹری۔ مسٹر ابراہیم ایجوکیشن سیکرٹری۔ مکرم نذیر احمد صاحب پرنسپل فری ٹاؤن احمدیہ سکول مکرم انور حسین صاحب پرنسپل بو احمدیہ سکول۔ وہاں خاص طور سے زمین کا قطعہ دیکھنے کے لئے گئے۔

وہاں پہنچ کر پیراماؤنٹ چیف اور علاقہ کے سرکردہ احباب کے ہمراہ زمین کے محل وقوع کا سرسری طور پر جائزہ لیا۔ اور سب دوستوں نے پسندیدگی کا اظہار کیا۔

چوتھی مرتبہ ۱۴ اخاء ۱۳۵۱ ہش (۱۴ اکتوبر ۱۹۷۲ء) کو خاکسار اور سیکرٹری ایجوکیشن پھر وہاں گئے اور چیفڈم اتھارٹیز کے ساتھ مل کر مجوزہ زمین کی چاروں حدود کا اور درمیان میں پھر کر اچھی طرح معائنہ کیا۔ چاروں حدود پہلے سے ہی مقامی احباب نے جھاڑیاں کاٹ کر متعیّن کر دی تھیں۔ زمین خدا کے فضل سے ہموار فری ٹاؤن جانے والی شاہراہ کے عین کنارے اور قریباً ۲۸ ایکڑ رقبہ پر مشتمل ہے۔ اس سلسلہ میں مزید کوششیں جاری ہیں۔ اللہ تعالیٰ کامیابی بخشے۔ آمین۔

انفرادی بیعتیں اور نئی جماعت کا قیام

مندرجہ بالا چاروں مواقع پر جلسہ عام کے ذریعہ انفرادی طور پر اور لٹریچر کی تقسیم کے ذریعہ ماشاء اللہ تبلیغ کے اچھے مواقع میسّر آتے رہے اس علاقہ میں تبلیغی مہم کو اور زیادہ تیز کرنے کے لئے خاکسار نے مکرم ابراہیم جالوہ صاحب کو وہاں بھجوایا۔ انہوں نے جلسۂ عام میں لوگوں کو خوب تبلیغ کی۔ اور سیدنا حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور اور احمدیت کی غرض وغایت سے انہیں آگاہ کیا جس کے نتیجہ میں پیراماؤنٹ چیف فولاہ مانسا اور امام مسجد سمیت ۲۰ مرد وزن بیعت کرکے داخلِ سلسلہ ہو گئے۔ الحمدللہ۔ اس لحاظ سے گویا پیراماؤنٹ چیف کے آبائی گاؤں PENTAFF میں نئی جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ یہ گاؤں ۹۱ Mile سے چند میل کے فاصلے پر واقع ہے۔

اس کے علاوہ ملک کے مختلف حصوں میں ماہِ نومبر میں ۳۵ افراد بیعت کرکے داخلِ سلسلہ ہوئے۔ مولیٰ کریم ان سب نومبائعین کو دولتِ ایمان سے مالا مال کرکے ثابت قدمی عطا فرمائے۔

انتظاماتِ جلسہ سالانہ وشوریٰ

جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون کا ۲۴ واں جلسہ سالانہ جو کہ امسال ۲۰-۲۱-۲۲ فتح (دسمبر) کو ہونا قرار پایا ہے اور جلسہ کے تیسرے روز شوریٰ کا اجلاس بھی ہوگا۔ ان ہر دو کے انتظامات کے سلسلہ میں مکرم امیر صاحب نے مجلس عاملہ مرکزیہ کے دو اجلاس منعقد کرکے اہم فیصلے کئے۔ ان فیصلہ جات کی رُو سے جلسہ کے مختلف کاموں کے لئے احباب کی ڈیوٹیاں لگائی گئیں۔ پروگرام مرتب کیا گیا۔ اشتہارات۔ ڈیوٹی شیٹ اور شوریٰ کے ٹکٹ چھپوائے گئے۔

جلسہ کے موقع پر افریقن کریسنٹ کا خاص نمبر شائع کرنے کا کام بھی مکرم منصور احمد صاحب بشیر خوب محنت سے کر رہے ہیں۔ نیز نئے سال کا کیلنڈر بھی دیدہ زیب شکل میں زیر طبع ہے۔ تاکہ ہر دو اخبار وکیلنڈر جلسہ کے موقع پر احباب کو مل سکیں۔

اس اہم جماعتی تقریب پر سب سے بڑا مسئلہ مہمانوں کے قیام وطعام اور جلسہ گاہ کی تیاری کا ہوتا ہے۔ امسال قیام وطعام کے لئے آٹھ مہمان نواز مقرر کئے گئے ہیں۔

وزراء کی خدمت میں دعوت نامے

جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے ہر سال حکومت کے نمائندوں کو دعوت دی جاتی ہے۔ حسبِ معمول اس سال بھی Hon S. Kimamy

(باقی دیکھئے صلا)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر وپبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۵ تبلیغ ۱۳۵۲ ہش

رابطہ عالمِ اسلامی کے مقررین نے کیا کہا؟

"ایک جائزہ"

مکّہ معظّمہ میں منعقد ہونے والے رابطہ عالمِ اسلامی کے سہ روزہ اجلاسات میں جن مقررین نے حاضرین کو خطاب کیا ان کی تقاریر کے ضروری اقتباسات اخبار رہنمائے دکن کے حوالہ سے اسی پرچہ میں دوسری جگہ نقل کئے گئے ہیں۔ اگرچہ یہ سب قول ہی قول ہیں ان کے ساتھ عمل کہیں نظر نہیں آتا۔ اور بموجب عربی کلمۂ حکمت "اَلْفُ قَوْلٍ لَا یُسَاوِیْ فِی الْمِیْزَانِ عَمَلًا وَاحِدًا" یعنی ہزار باتیں بنانے کی بجائے صرف ایک کام کر دو تو اس کا وزن زیادہ ہے اور اس کی اہمیت زیادہ ہے۔ (اخبار دعوت دہلی ۲۲/۲) لمبی چوڑی دھواں دھار تقاریر اسی صورت میں وزن دار بن سکتی ہیں کہ ان کو عمل کی تائید حاصل ہو۔ بغیر عمل کے کسی بات کا نہ کچھ اثر ہے اور نہ نتیجہ۔ اس لئے رابطہ والوں کو پہلے نمبر پر تو اسی بات پر غور کر لینا چاہیئے کہ ہر سال جو دُور دراز کی منزلیں مارتے ہوئے اس مقدس سرزمین میں پہنچتے ہیں تو وہاں پر کی جانے والی باتوں میں سے کتنے فیصد حصّہ پر نتیجہ خیز رنگ میں عمل بھی ہُوا ہے یا عمل کرنے کے لئے ٹھوس اقدامات کئے گئے ہیں۔ ورنہ یہ سب اجلاسات نشستن۔ گفتن اور برخاستن سے بڑھ کر کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتے اور اب تک جو صورتِ حال سامنے آچکی ہے وہ بھی تو اس سے چنداں مختلف نہیں ہے۔

بہرحال جو کچھ اب کے اجلاسات میں کہا گیا اس بارہ میں عمل کا خانہ خواہ کس قدر خالی کیوں نہ ہو، اس کے مقررین کی بعض باتیں قابلِ غور ضرور ہیں۔ قریباً سبھی مقررین نے مسلمانوں کے نہ صرف صحیح اسلامی تعلیمات سے منحرف ہو جانے کا اعتراف کیا ہے بلکہ بعض مقررین نے تو صاف صاف لفظوں میں مسلمانوں کو اپنے ربّ سے اپنے تعلق کی تجدید کرنے اور اس کی طرف پُورے خلوص کے ساتھ رجوع کرنے کی ضرورت پر بھی زور دیا ہے۔ اس موقع پر حسبِ عادت بعض مقررین نے مسلمانوں کی اس بگڑی ہوئی صورتِ حال درست کرنے کے لئے علماء کو دعوت دی ہے۔ اور انہیں انبیاء کے نائب کہہ کر پکارا ہے۔ لیکن انہی مقررین میں شیخ محمد صواف کی علماء کے بارے میں جو تجرباتی رائے ہے وہ بھی کسی صورت میں نظر انداز کئے جانے کے قابل نہیں۔ اگرچہ وہ بھی ایک طرف تو علماءِ اُمّت کو ہی صحیح راستہ دکھانے کا ذمّہ دار قرار دیتے ہیں لیکن ساتھ ہی وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ :-

"یہ بات درست ہے کہ علماء جو باتیں بیان کرتے ہیں ان سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ
چاہتے ہیں کہ ان کی باتیں سُننے والے اور اس پر عمل کرنے والے سیدھے جنّت میں جائیں
لیکن خود ایسے بے عمل ہوتے ہیں کہ اپنے لئے جنّت کا انتخاب نہیں کرتے"

فرمائیے! جب عمل میں علماء کی یہ حالت ہے تو ان کی نسبت اصلاحِ احوال کی توقّعات کیسے درست ہو سکتی ہیں ؎

او خویشتن گم ست کرا رہبری کند

اسی طرح بیشتر مقررین نے متنبّہ کیا ہے کہ اس وقت دُنیا کی طرف سے اسلام کو فکری حملے کا سامنا ہے۔ پہلا سوال تو یہی ہے کہ دشمن کو اسلام پر حملہ کرنے کی جرأت کس نے دلائی؟ یقین جانو کہ یہ مسلمانوں کی بے عملی ہی ہے، جس نے دشمن کو ہر جہت سے اسلام پر حملہ کرنے پر دلیر کیا۔ جب تک مسلمان باعمل رہے دُنیا کی بڑی سے بڑی طاقت مسلمانوں کی طرف میلی نظر سے دیکھنے کی ہمت نہ کر سکی۔ جونہی مسلمانوں نے عمل کے میدان میں سُستی دکھائی، حقیر سے حقیر دشمن بھی بپھرنے لگا۔

آپ نے جامع ازہر کے فارغ التحصیل کی تقریر میں یہ اقتباس بھی پڑھا کہ :-

"ایک خطرہ جو ہمارے درپیش ہے وہ فکری حملہ کا خطرہ ہے۔ جس کی وجہ سے آج پُورا عالمِ اسلام چکّر میں ہے" اور ساتھ ہی اس فکری حملہ کی مختصر مگر جامع تعریف بھی کر دی کہ حملہ آور "ہماری عبادت، ہمارے عقیدہ کو توڑنا چاہتے ہیں" اتنا ہی نہیں بلکہ مفتیٔ اعظم کے قول کے بموجب "یہ حملہ بڑی کامیابی سے وہ ہم پر کر چکے ہیں۔ اور ہم اُن کی ماریں آگئے" یہی وہ بات ہے جسے اخبار الجمعیۃ دہلی کے مضمون نگاروں نے "ماننے کے باوجود سخت قسم کی بے یقینی میں مبتلا ہونے سے تعبیر کیا ہے (ملاحظہ ہو الجمعیۃ جمعہ ایڈیشن ۱۳/۲ ص۳) یہ سب لوگ خواہ لفظاً اس امر کا اقرار کریں یا نہ حقیقت یہ ہے کہ ان سب کی مراد یہی ہے کہ اس وقت مسلمانوں کے دِلوں سے نورِ ایمان جاتا رہا ہے۔ اب وہ نام کے مسلمان رہ گئے ہیں۔ اس لئے ان کی اصلاح کی مؤثر صورت پہلے قدم پر یہی ہے کہ ان نام کے مسلمانوں کے دلوں میں حقیقی اور سچّا اور زندہ ایمان پیدا کیا جائے۔ یہ وہی صورت ہے جسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیث بخاری کی روایت کے مطابق لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَیَّا لَنَالَهٗ رَجُلٌ اَوْ رِجَالٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ کے مبارک الفاظ میں بیان کر دیا ہُوا ہے۔ اب یہ مسلمانوں کا کام ہے اور علماء کا فرض ہے کہ اپنے ایمان کی فکر کریں۔

ایک مقرر نے رابطہ سے درخواست کی کہ دُنیا کے ہر گوشہ میں مختلف زبانیں جاننے والے مبلّغین بھیجے۔ یہ سوال تو درحقیقت کمیٹی ہی کے ایک دوسرے مقرر سے براہِ راست کیا جانا زیادہ مناسب تھا جو مدینہ منورہ میں اسلامیہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر ہیں کہ ان کے تحت جو ایک عرصہ سے یونیورسٹی چل رہی ہے، کتنے مبلّغین آج تک تیار کر کے مختلف ممالک میں بھیجے گئے۔ اور انہوں نے اتنے عرصہ سے یہ یہ قابلِ ذکر کامیابیاں حاصل کی ہیں تا اُنہیں عصرِ حاضر کے چیلنج کا عملی جواب سمجھا جائے۔ جناب وائس چانسلر صاحب نے اس اہم بات کے بیان کرنے سے تو قطعی خاموشی اختیار کی۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اسلام کی حقیقی تبلیغ کے لئے جس بڑی چیز کی ضرورت ہے وہ روپیہ نہیں۔ بے شک روپیہ کی بھی ضرورت ہے لیکن سب کچھ روپیہ نہیں بلکہ اس کے لئے اصل پونجی ایثار و قربانی کا وہ جذبہ ہے جو ایمان کے بیج سے پیدا ہوتا ہے، اور یقینِ کامل کے پانی سے سیراب ہوتا اور توکّل علی اللہ سے نشو ونما پاتا ہے۔ کنیڈا کے علومِ اسلامی کے پروفیسر ہوں یا مدینہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر صاحب، ان میں سے عملی آدمی کوئی بھی نہیں بلکہ شاعرِ مشرق کے کہنے کے بموجب سب گفتار کے غازی ہیں، کردار کے غازی نہیں۔

اِس کے بالمقابل اگر باعمل جماعت دیکھنی ہو تو جماعتِ احمدیہ کو دیکھو جس نے ۸۰ سال سے تبلیغِ اسلام کا جھنڈا اپکڑ رکھا ہے اور قدم بقدم آگے ہی آگے بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں دنیا کے بیشتر متمدّن ممالک میں اسی کی طرف سے اسلام کے کامیاب تبلیغی مشن جاری ہیں۔ درانحالیکہ جماعت کے پاس ایسے مادّی وسائل مطلق نہیں ہیں جو اِن اسلامی مملکتوں کے پاس ہیں جن کے نمائندے رابطہ عالمِ اسلامی میں جا کر نمائندگی کرتے ہیں۔ یہ ایک غریب جماعت ہے۔ جس کے تمام تر تبلیغی اخراجات ممبرانِ جماعت کی مخلصانہ مالی و جانی قربانیوں سے پُورے ہوتے ہیں۔

عملی آدمی دیکھنا ہو تو آؤ! دیکھو امام جماعت احمدیہ کو، جنہوں نے اپریل ۱۹۷۰ء میں برِّ اعظم افریقہ کے چھ ملکوں کا دورہ کیا اور اس سرزمین کا بذاتِ خود جائزہ لیکر اُسی سفر میں اہلِ افریقہ سے وعدہ کیا کہ جماعت کی طرف سے جلد ہی ۱۶/۸ سکول ۲۵/۳۰ ہیلتھ سنٹر کھول دیئے جائیں گے۔ ابھی آپ اس سفر سے واپس تشریف نہیں لائے تھے کہ سفر ہی کے دوران خدا تعالیٰ کے القاء کے ماتحت جماعت میں اس نیک مقصد کو حاصل کرنے کے لئے "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" میں چندہ دینے کی تحریک فرمائی۔ آپ نے جماعت سے تین سالوں میں ایک لاکھ پونڈ کا مطالبہ کیا۔ مگر جماعت نے اسلام کی راہ میں خدمت اور قُربانی کا بہترین نمونہ دکھلاتے ہوئے تین لاکھ پونڈ سے زیادہ پیش کر دیئے۔ دیکھا! یہ ہے قول کے بعد عمل کا شاندار نمونہ مالی قربانیوں کے رنگ میں جو جماعت کی زندگی اور فعالیت کا زندہ ثبوت ہے۔

اب آئیے! اس کے ساتھ احبابِ جماعت کی جانی قربانیوں کا نمونہ بھی ملاحظہ فرمائیے۔ اِسی سفر کے دَوران لنڈن میں حضور نے جماعت کے کوالیفائیڈ ڈاکٹروں اور تعلیمی لائن کے ڈگری یافتہ اساتذہ کو تحریک کی کہ برِّ اعظم افریقہ میں کام کرنے کے لئے اپنے آپ کو وقف کریں۔ چنانچہ ان دونوں زُمروں کے سینکڑوں افراد نے جس بشاشتِ قلبی کے ساتھ اپنے امام کی آواز پر لبیک کہا اور عمل کے میدان میں اپنے آپ کو پیش کر دیا۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ اس تحریک کو جاری ہوئے ابھی تین سال بھی پُورے نہیں ہوئے کہ ان ممالک میں مجموعی طور پر گیارہ ۱۱ سیکنڈری سکول اور سترہ ۱۷ مقامات پر ہیلتھ سنٹرز جاری ہو چکے ہیں۔ خدمتِ خلق کے یہ تمام ذرائع بھی بجائے خود تبلیغِ اسلام ہی کے ٹھوس پروگرام کا حصّہ ہیں۔ لیکن دُنیا کے باقی ملکوں کی طرح برِّ اعظم افریقہ میں بھی جماعت کے بیسیوں کامیاب تبلیغی مشن بڑی کامیابی کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ اور سینکڑوں مساجد تعمیر ہو کر تبلیغِ اسلام کے لئے مضبوط قلعہ کا کام دے رہی ہیں۔ انڈونیشیا کے جس نمائندے نے رابطہ عالمِ اسلامی میں تقریر کی اور عیسائیوں کی خلافِ اسلام مساعی کو ناکام بنانے کی طرف توجّہ دلائی۔ خدا کے فضل سے احمدیہ جماعت پہلے ہی اس نہج پر نہایت درجہ کامیابی کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہے اور شاید اُس مقرر نے احمدیہ جماعت ہی کے طریقِ عمل کو دیکھ کر اپنی طرف سے مساجد کو اسلامی قلعے بنانے کی تجویز پیش کی ہے۔ اس لئے کہ خدا کے فضل و کرم سے افریقہ کے بعد انڈونیشیا دُوسرا ملک ہے جہاں جماعتِ احمدیہ کی طرف سے ٹھوس اور نتیجہ خیز بُنیادوں پر تبلیغِ اسلام کا کام ہو رہا ہے اور خدا کے فضل و کرم سے وہاں بھی ہزاروں ہزار نفوس محض احمدی مبلّغین کی شبانہ روز مساعی کے نتیجہ میں حلقہ بگوشِ اسلام ہو کر حضرت محمّد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دالہ وشیدا بن چکے ہیں اور آپؐ پر درود بھیجتے ہیں۔ اور عجیب تر بات یہ ہے کہ اُنہیں جگہوں پر عیسائیت کا بڑا زور رہا ہے اور کاسرِ صلیب مسیح موعودؑ ہی کے غلاموں کو خدا تعالےٰ نے یہ توفیق دی کہ اب وہاں صُورتِ حال یکسر بدل چکی ہے۔ اور عیسائیت پسپا ہو رہی ہے اور اس کی جگہ خدا کا پسندیدہ دینِ اِسلام وہاں کی آبادی کا محبوب دین بن رہا ہے۔ (باقی دیکھئے ص۱۱ پر)

خطبہ جمعہ

احبابِ جماعت لازمی چندوں کا دو تہائی ۳۱ر دسمبر تک ضرور ادا کریں

میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال۔ آپکی فصلوں اور تجارتوں میں اور بھی زیادہ برکت بخشے

ربوہ کے محلہ جات میں پانی کے اِنتظام کا ایک حصہ مرکز پورا کریگا بقیہ حصہ کی ذمہ داری اہلِ محلہ پر ہوگی

محترم مولانا محمد یعقوب خان صاحب مرحوم کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۸ر فتح ۱۳۵۱ہش مطابق ۸ر دسمبر ۱۹۷۲ء بمقام مسجد اقصےٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

جلسہ سالانہ کے لئے جو سامنے سٹیج بن رہی ہے وہ میری طبیعت پر کچھ گراں معلوم ہوتی ہے گذشتہ جلسہ سالانہ پر تو مجبوری تھی۔ مَیں نے اس وقت بھی یہ کہا تھا کہ اگر لکڑی کے تخت پوش بن جائیں تو وہ سٹیج کا کام دے سکتے ہیں۔ موجودہ صورت میں سٹیج کو دُور کرنے کی وجہ سے چھ فٹ اُونچی کرنی پڑتی ہے۔

گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر

تو بن گئی تھی۔ اُس وقت بھی مَیں نے خود آکر دیکھا۔ اور جائزہ لیا تھا۔ (عملی کام کا عملی جائزہ لینا چاہیئے تب کام ٹھیک ہوتا ہے) تو پتہ لگا کہ چونکہ صحن باہر کے میدان سے اُونچا ہے اس لئے اگر سٹیج اُونچی نہ ہو تو ۲۵۔ ۳۰ فٹ کی جگہ ایسی ہے کہ جہاں سے مقرر نظر نہیں آئے گا۔ چنانچہ ہم نے وہاں پر آدمی بٹھا کر اندازہ لگایا۔ پھر ہم نے آخری وقت میں اسے چار فٹ کی بجائے چھ فٹ اونچا کیا تب جاکر وہ درست ہوئی۔

اس دفعہ نظارت اصلاح وارشاد نے تخت پوش بھی نہیں بنوائے اور جو سٹیج اس وقت بن رہی ہے اور جو اس وقت میری نظروں کے سامنے ہے، اسے میری طبیعت نے پسند نہیں کیا۔ یا تو ہم ساری جلسہ گاہ مسجد سے باہر لے جائیں جس طرح پہلے خیال تھا۔ لیکن پہلے خیال یہ تھا کہ مسجد کی کی سیڑھیوں کے ساتھ بڑا تھڑا ہو اندر داخل ہونے کے لئے۔ ہمارے انجنیئرز نے خوبصورتی کی خاطر اس دروازہ کی ایسی شکل بنادی تھی کہ اس کے اوپر ڈیڑھ لاکھ روپیہ خرچ آنا تھا۔ میری طبیعت پر وہ چیز گراں گذری کہ محض انٹرنس کو خوبصورت بنانے کے لئے ڈیڑھ لاکھ روپیہ کیوں خرچ کیا جائے۔ اِس لئے اُس کی بجائے موجودہ طریقہ اختیار کیا اور اب یہ بھی ٹھیک معلوم نہیں ہوتا۔ یہ انتظام تو اب بھی تبدیل ہو سکتا ہے۔ کوئی ایسی بات نہیں۔ یا تو ہم اس کو اس دفعہ صحن کے بالکل آخر میں لے جائیں۔ پھر اتنی

اُونچی سٹیج کی ضرورت

نہیں۔ ایسی صورت میں جلسہ گاہ کے لئے جتنی گنجائش مسجد کے صحن میں ہمیں ملتی تھی اتنی ہی گنجائش صحن سے باہر پیدا کر دیں۔ یعنی رقبہ پورا کر دیں تاکہ باہر سے آنے والے ہمارے بھائیوں کو تکلیف نہ ہو۔ اس سلسلہ میں اگر کسی دوست کے ذہن میں کوئی تجویز ہو تو وہ کل تک مجھے لکھ کر بھجوا سکتے ہیں۔ مکرم سردار بشیر احمد صاحب جن کی نگرانی میں یہ کام ہو رہا ہے وہ اس کے متعلق پورا جائزہ لے کر مجھے فوراً بتائیں۔

یوں بھی ہر سال سٹیج کو بنانا اور اکھیڑنا ٹھیک نہیں ہے۔ دوسرے ہم اس مسجد کے محراب کے سامنے والے مسقّف حصّہ کو جلسہ سالانہ کے موقع پر نمازوں کیلئے استعمال کر ہی نہیں سکتے۔ کیونکہ سٹیج مسجد کے صحن میں ہوتی ہے۔ اگر صفیں یہاں بچھا دی جائیں تو نمازوں کے بعد جلسہ گاہ میں سب سے پہلے آنے والوں کو چکر لگا کر سب سے پیچھے جاکر بیٹھنا پڑے گا۔ کیونکہ جس جگہ پر وہ پہلے بیٹھے تھے وہاں تو دوسرے دوستوں نے قبضہ کیا ہوگا۔ یہ درست نہیں ہے۔ پس اس سٹیج کو بدلنا چاہیئے۔ اس سال بھی ایسا ہو سکتا ہے۔ ابھی تو کام شروع ہی ہوا ہے یہ جگہ بدل دینی چاہیئے۔ اتنی اُونچی سٹیج کی ضرورت بھی نہیں ہے۔

اس سلسلہ میں ایک اور تجویز یہ تھی کہ LANDING کے اُوپر جو —— OPENING ہے اس سے سٹیج کا کام لیا جائے۔ لیکن اس طرح دوستوں اور مقررین کے درمیان (اور خصوصاً میری طبیعت کے لحاظ سے) میرے اور دوستوں کے درمیان ایک بُعد اور دوری پیدا ہو جاتی ہے۔ جو طبیعت پر سخت گراں گذرتی ہے۔ مجبوری ہو تو اور بات ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تو کوئی مجبوری بھی نہیں ہے۔

دوسری بات

مَیں یہ کہنی چاہتا ہوں کہ گذشتہ جمعہ کے روز خطبہ میں مَیں نے دو محلوں کے متعلق پانی کے انتظام کے سلسلہ میں بعض باتیں کی تھیں۔ میری خواہش یہ تھی کہ جلسہ سالانہ سے پہلے پہلے ایسا انتظام ہو جائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے جو قانون بنائے ہیں اُن کے لحاظ سے ہر کام خواہ وہ کتنی ہی تندہی اور مستعدی سے کیوں نہ کیا جائے کچھ وقت ضرور لیتا ہے۔ اسی واسطے جو چیز انسان کے اختیار میں نہیں۔ کہانی لکھنے والوں نے وہ جنوں کے اختیار میں دے دی کہ آنکھ جھپکتے ہی ایک محل تیار ہو گیا۔ انسان اِس طرح کبھی محل نہیں تیار کر سکتا۔ وہ بچوں کا دِل بہلانے کے لئے جن ہی تیار کر سکتے ہیں۔ پس میری خواہش عملاً پوری نہیں ہو سکتی اور نہ اتنی تھوڑی مدت میں ہو سکتی تھی۔ کیونکہ ہر کام کا جائزہ لینا ہوتا ہے۔ سروے ہو گیا ہے۔ ابھی تک اس کا فیصلہ نہیں ہوا کہ کس جگہ پانی بہتر مل سکتا ہے۔ پانی کی ضرورت بہت ہے۔ اس واسطے کوشش یہ ہونی چاہیئے

اور عملاً ایسا ممکن بھی ہے

کہ سردیوں کے اختتام تک بجلی کے کنویں مختلف جگہوں پر لگ جائیں۔

اس تاخیر کا ایک فائدہ یہ ہوا کہ مجھے خیال آیا کہ صرف ان دو محلوں ہی کے متعلق نہیں بلکہ ربوہ کے جس جس محلہ میں پانی کا کنواں لگانے کی ضرورت ہے وہ محلے مجھے کل یا پرسوں تک اطلاع دیں تو ان کو بھی اس جائزہ اور سکیم میں شامل کرنے کی کوشش کریں گے۔ کچھ اب لگ جائیں، کچھ بعد میں لگ جائیں گے۔ یا ممکن ہے سارے ہی اس وقت لگ جائیں۔

دوسرے اس سلسلہ میں مَیں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں اور بڑی وضاحت سے کہنا چاہتا ہوں کہ یہ جو پانی کا انتظام ہو رہا ہے یہ مرکز سو فیصد اپنی ذمہ داری پر آپ کو بنا کر نہیں دے گا۔ بلکہ آپ اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کی کوشش کریں اور جس حد تک آپ کی

خداداد طاقت اور قوّت

ہے۔ اس حد تک آپ کو خود چلنا پڑے گا۔ اور اس کے بعد کے کام مرکز کے سپرد ہوں گے۔ وہ آپ کے کنویں کا انتظام کرے گا۔

جہاں تک کنویں کا تعلق ہے اس کے لئے کم از کم یہ ضروری ہے کہ اس کی کھدائی وغیرہ کا خرچ یا اس کی محنت آپ کو خود کرنی پڑے گی۔ اور اگر اس سے زائد پیسے جمع کر سکیں تو وہ بھی آپ کا حصّہ ہوگا۔ لیکن اتنا آپ کو ضرور کرنا پڑے گا۔ اور اگر آپ اس سے زائد پیسے جمع نہیں کر سکتے تو جو پمپ اور بجلی کی موٹر کا خرچ ہے اور پائپ، وغیرہ کا خرچ ہے وہ مرکز مہیا کرے گا لیکن کنواں پورا کرنے کا جو خرچ ہے وہ آپ خود برداشت کریں گے۔ کیونکہ کنواں کھودتے ہیں، اینٹوں سے اس کو بناتے ہیں، تب جاکر بجلی کا پمپ لگاتے ہیں۔ یہ کام محلہ نے خود کرنا ہے۔ یعنی ہم نے پکی پکائی روٹی آپ کے منہ میں نہیں ڈالنی جس طرح بھائی بھائی کی مدد کرتا ہے

اس طرح مدد ہوگی۔ جس طرح ماں دودھ پیتے بچے کی مدد کرتی ہے اس طرح کی مدد نہیں ہوگی۔ کیونکہ ہمارے نزدیک آپ کی عمر اللہ تعالےٰ کی طاقت اور آپ کے جذبۂ فدائیت کے لحاظ سے دو مہینے یا سال یا دو سال کے بچے سے زیادہ ہے۔ آپ ایک حد تک اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکتے ہیں۔ آپ کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا چاہیئے۔ لیکن اگر حالات اس کی اجازت نہ دیں تب

تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى

کے حکم کے ماتحت مرکز آپ کے ساتھ تعاون کریگا لیکن اصل یہ چیز ہے کہ یہ کام آپ وقارِ عمل کے ماتحت کریں۔ آپ کنواں خود کھودیں۔ اور مٹی نکالیں اور اینٹیں مہیا کریں۔ محنت کے ذریعہ جتنی رقم بچا سکتے ہیں وہ بچائیں۔ جو نہیں بچا سکتے وہ جمع کریں۔ پھر اس کے بعد اگر آپ کے اندر مزید طاقت نہ ہوئی تو اس صورت میں مرکز آپ کے لئے نل اور اس کا پمپ اور اس کے لئے بجلی کی موٹر جو بھی وہاں چھوٹی قسم کی لگ سکتی ہے دو اڑھائی انچ کی کافی ہوگی۔ اب یہ پاکستان میں بڑی اچھی بننے لگ گئی ہیں۔ تو اس قسم کا بجلی کا کنواں لگا دیا جائے گا۔ پھر اس کو سنبھالنا نقصان سے بچانا، روزمرہ کے خرچ برداشت کرنا یہ بھی محلّہ کا کام ہے۔ ہم اتنی مدد کر سکتے ہیں۔ دو تین بلکہ پانچ چھ کنویں لگتے ہیں تو میرے خیال میں اس سال لگ سکتے ہیں۔ پہلے دو محلوں کے لئے اب دِقّت پیدا ہوگئی ہے۔ کیونکہ اگر انہوں نے سستی دکھائی تو دوسرے محلے اوّلیت لے جائیں گے۔ وہ کہیں گے ہم نے کام کر دیا پہلے ہمیں کنواں لگا کر دیں۔ لیکن میرے نزدیک محلہ الف اور دارالعلوم کو زیادہ ضرورت ہے۔ بہرحال یہ کام جو کرنے والے ہیں یہ اس طرح مل جل کر کرنے سے ہو سکتے ہیں اب بھی انشاء اللہ ہو جائیں گے۔ مجھے افسوس ہے پہلے اس طرف خیال نہیں آیا۔ جب سے مجلسِ صحت کا کام شروع ہوا ہے اس وقت سے مَیں خود باہر نکل کر مختلف محلّوں میں موقع پر جگہوں کو دیکھتا ہوں۔ پھر پتہ چلتا ہے۔ اور ضرورتوں کے مطابق نئے خیالات ذہن میں آتے ہیں

تیسری بات

مَیں یہ کہنا چاہتا ہُوں کہ مئی جون جولائی اگست ستمبر اکتوبر نومبر گذر گئے اور اب دسمبر کا مہینہ آگیا ہے۔ گویا دسمبر کے آخر میں موجودہ مالی سال کے آٹھ مہینے ختم ہو رہے ہیں۔ اس لئے جو بجٹ آپ نے اپنے نمائندوں کی معرفت مجلس شوریٰ میں پاس کیا تھا اس کا دو تہائی دسمبر کے آخر تک جمع ہو جانا چاہیئے۔ بعض دفعہ شیطان انسان کے دماغ میں عجیب طرح کے وسوسے بھی پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے ہمیں اس سے بچنا چاہیئے۔ بعض ایسی جگہوں سے اطلاع ملی ہے جنہوں نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی تحریک میں عطایا نہیں دیئے یا بہت کم دیئے ہیں۔ مگر انہوں نے یہ عذر بیان کر دیا کہ چونکہ نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے عطایا دینے تھے۔ اور جلد ادا کرنے کا حکم تھا۔ اس لئے ہم لازمی چندہ جات کی ادائیگی میں کچھ سُست ہو گئے ہیں۔ اِدھر یہ عذر پیش کر دیا اور اُدھر وہ کام بھی نہیں کیا۔ یہ تو بے خیالی کا نتیجہ ہے۔ مَیں آپ پر الزام نہیں دیتا۔ انسان سے بھُول ہو سکتی ہے۔ یہ اِنْ نَّسِيْنَا میں آتا ہے۔ یعنی جو ہم بھُول جائیں۔ مختلف راہوں سے شیطان ہم پر اثر انداز ہوتا ہے۔ بھول کر یہ عذر پیش کر دیا نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے جو آپ دوستوں میں سے بعض لوگوں کے وعدے ہیں وہ رضاکارانہ طور پر ہیں۔ اور لازمی چندہ جات لازمی ہیں۔ وہ بہرحال آپ کو ادا کرنے چاہئیں۔ لازمی چندے مختلف ادوار میں سے گذر کر کم سے کم ایمان کے معیار کو بتاتے ہیں۔ ورنہ تو جو آگے نکلے انہوں نے دسویں حصّہ کی وصیت کر دی۔ اور جو ان سے آگے نکلے انہوں نے نویں حصّہ کی وصیت کر دی۔ اور پھر آٹھویں حصّہ کی پھر ساتویں حصّہ کی پھر چھٹے حصّہ کی۔ کسی نے $\frac{1}{3}$ کی کر دی۔ اس سے زیادہ وصیت تو اسلامی تعلیم کے مطابق نہیں کر سکتے۔ لیکن لازمی چندے تو کم از کم معیار ہیں۔ اور لازمی چندے ہیں۔ اس میں اللہ تعالےٰ نے جماعت کو عقل اور سمجھ عطا کی ہے۔ جتنی سہولتیں دوستوں کی مجبوریوں کی وجہ سے دی جانی چاہئیں وہ دی جاتی ہیں۔ مثلاً ہمارا زمیندار ہے جو سال میں دو دفعہ غلّہ زمینوں سے اُٹھا کر اپنے گھر لاتا ہے تو اُن کے لئے اس میں سہولت ہے کہ سال میں اگر ہر مہینہ چندہ نہیں دے سکتے تو سال میں دو دفعہ سارے سال کے چندے دے دیا کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جس کے ذمّہ مثلاً ایک سَو لازمی چندہ ہے وہ ایک فصل کے موقعہ پر دو دفعہ پچاس پچاس کر کے دینے کے ساتھ ساتھ ایک ایک روپیہ ہر مہینے ادا کرے تو اس کے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ کھانے کی طرح یہ بھی

ایک رُوحانی غذا

ہے۔ اس کو ہر مہینے کچھ سہارا مل جائے گا۔ ویسے زمیندار کی عادت ہے کہ پانچ دِن کی روٹی پانچویں دن کھالے تو پانچ دن صبر بھی کر سکتا ہے۔ دس وقتوں کی ایک وقت میں روٹی بھی کھا سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے زمیندار کو ایسی عجیب طاقت دی ہے کہ جس کا شہر والے تصوّر بھی نہیں کر سکتے۔ خود میرا اپنا بھی مشاہدہ ہے ایک دفعہ میں خدام الاحمدیہ کے دورے پر گیا۔ ایک جگہ بارش ہوگئی سیلاب آگیا۔ راستے رُک گئے۔ جس گاؤں جانا تھا وہاں کے قائد صاحب پانی میں سے گذرتے ہوئے سات آٹھ میل پر گاؤں سے دُور جہاں سے آگے ہم نہیں جا سکتے تھے، ہمیں لینے کے لئے پہنچ گئے۔ ہمارا سارا سامان اٹھایا ہمارے ساتھ گئے۔ ہماری خدمت کی، ہمیں کھانا کھلایا۔ اور ہر وقت میرے ساتھ رہے اور کھانے میں شریک نہیں ہوئے۔ اگلے دن صبح کے ناشتہ میں شریک نہیں ہوئے۔ دوپہر کا کھانا کھا کر ملاقاتیں کر کے باتیں کر کے، سمجھا کر، کام کے متعلق مشورہ لے کر مشورہ دے کر دوپہر کے کھانے کے بعد واپس آئے اس طرح آٹھ دس میل تک ہمارے ساتھ ہمیں واپس چھوڑنے آئے جہاں سے گئے تھے۔ اور جہاں ہماری پُرانی سی کار کھڑی تھی جسے میں استعمال کرنے کے لئے مقامی تبلیغ والوں سے لے گیا تھا۔ تو جب ہم وہاں پہنچے تو مَیں نے اُن سے پوچھا کہ ہمارے ساتھ لگے رہے ہو کل سے کچھ کھایا بھی ہے، کہنے لگے نہیں۔ خدا تعالےٰ نے ایک زمیندار کو یہ طاقت دی ہوئی ہے اِس لئے وہ یہ سمجھتا ہے کہ روحانی میدان میں بھی مَیں چھ ماہ کے بعد دے دوں گا تو گذارہ کر لوں گا۔ خدا کرے گذارہ کر جائے۔ لیکن جتنا ہو سکے ماہانہ چندہ بھی دیں اس میں سے کٹوتی ہو جائے گی۔

کھانے کے لحاظ سے بھی زمیندار بڑے مشہور ہیں۔ مَیں پہلے بھی کئی دفعہ بتا چکا ہوں ایک زمیندار دوست

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر

میرے ہاں مہمان تھے۔ اور بھی مہمان تھے جن کے لئے کھانا عموماً گھر میں ہی پکا کرتا تھا۔ ایک دن انہوں نے کہا لنگر سے کھانا منگوا دیں۔ چنانچہ مَیں نے رات کا کھانا منگوایا جو بڑی دیر سے پہنچا۔ اتنے میں ہم کھانا کھا چکے تھے۔ یہ زمیندار دوست بھی کھانا کھا چکے تھے۔ جب لنگر کا کھانا آیا جو بائیس ۲۲ روٹیاں اور اس کے مطابق سالن تھا تو یہ زمیندار دوست کہنے لگے صبح تک تو یہ خراب ہو جائے گا۔ لو مَیں ہی کھا لیتا ہُوں۔ چنانچہ انہوں نے رات کا کھانا کھانے کے باوجود ۲۲ روٹیاں اور سالن کھا لیا۔

پس زمیندار دوست کھانے پر صبر بھی کر سکتے ہیں اور پانچ پانچ دن کا کھانا اکٹھا بھی کھا لیتے ہیں۔ شہری لوگ ایسا نہیں کر سکتے۔ اس لئے ان کو ہم کہتے ہیں کہ جب خریف کی فصل کاٹو تو آدھا چندہ دے دو۔ اور جب ربیع کی کاٹو تو آدھا چندہ دے دو۔ کچھ تھوڑا تھوڑا ہر مہینے دیتے رہا کرو۔ لیکن اب چونکہ خریف کی فصلوں کی آمد آرہی ہے اس واسطے آج میں خصوصًا اپنے زمیندار بھائیوں اور زمیندارہ جماعتوں کو یہ نصیحت کر رہا ہوں اور ساتھ ہی اپنی شہری آبادی کو بھی نصیحت کر رہا ہوں کہ لازمی چندوں کا ۲/۳ حصہ ۳۱ دسمبر سے پہلے یہاں پہنچ جائے۔ یہ کوئی مشکل بات نہیں۔ ذرا سی ہمت کی بات ہے۔

ہمارے ناظر صاحبان

دفتری نقطۂ نگاہ سے دیکھتے ہیں اور وہ حقیر انسان جس کو اللہ تعالیٰ نے آپ کا امام بنا دیا ہے وہ کسی اور نگاہ سے دیکھتا ہے۔ چنانچہ وہ گھبرا جایا کرتے ہیں۔ اور مَیں اُن کی گھبراہٹ پر مسکرایا کرتا ہوں۔ یہ قوم اس لئے پیدا نہیں کی گئی کہ وہ چندوں کی ادائیگی یا دیگر ہمہ گیر قربانیوں میں پیچھے رہ جائے۔ لیکن سال میں ایک دو بار ناظر صاحب بیت المال آمد پر گھبراہٹ کا دَور آتا ہے۔ آج کل بھی آیا ہُوا ہے۔ وہ مجھے گھبراہٹ کے بار بار خط لکھ کر میری مسکراہٹوں میں اضافہ کرتے رہتے ہیں۔

پس مَیں اپنے زمیندار دوستوں سے یہ کہوں گا کہ اب آپ کو مثلاً گنّے کی آمد آرہی ہے۔ کپاس کی آمد آرہی ہے۔ جن دوستوں نے مُنجی لگا رکھی تھی، اس کی آمد اُن کو پہنچ رہی ہے۔ اس وقت وہ بڑی آسانی سے اپنے اپنے چندے ادا کر سکتے ہیں۔ اور یہ خریف کی فصل ہی میں زیادہ آسانی ہے۔ کیونکہ ربیع کی فصل سے زیادہ تر گندم آتی ہے۔ ہمارا جو چھوٹا زمیندار ہے اس نے سارے سال کے لئے اپنے کھانے کا بھی انتظام کرنا ہوتا ہے۔ وہ اُس وقت چندے کا بوجھ پُوری طرح نہیں اٹھا سکتا۔ ہمارا سندھ کی زمینوں کا تجربہ ہے (اس سے مراد سندھ کی ساری زمینیں ہیں جن میں حضرت صاحب اور جماعت کی زمین بھی شامل ہے) سارے سال کا خرچ خریف کی فصلوں میں سے رکھا جاتا تھا۔ گویا یہ اُصول بنایا ہُوا تھا۔ اور زمین سے جو اصل منافع متوقع ہوتا ہے وہ ربیع کی فصل سے حاصل کیا جاتا ہے۔ گنّا اور کپاس تو CASH CROPS (کیش کراپس) ہیں یعنی یہ وہ فصلیں ہیں جن کے بدلہ میں آپ کو نقد روپیہ ملتا ہے۔ اسی طرح پنجاب کے اکثر حصّوں میں لوگوں میں چاول کھانے کی عادت نہیں۔ اس لئے یہ چاول بھی CASH CROPS ہی سمجھا جاتا ہے۔ یہ بھی بازار میں چلا جاتا ہے۔ اور اس کے عوض نقد پیسے مِل جاتے ہیں۔

آپ چونکہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے مزدور بن گئے ہیں اس لئے اللہ تعالےٰ نے آپ کے اموال میں بڑی برکت رکھی ہے۔

میری دُعا ہے

اللہ تعالیٰ آپ کے اموال اور آپ کی فصلوں اور تجارتوں میں اور بھی زیادہ برکت ڈالے۔ اللہ تعالیٰ کی برکت کو جذب کرنے والی جو آپ کی کوشش اور سعی ہے اس میں کمی نہیں آنی چاہیئے۔ آپ خدا تعالیٰ کی راہ میں جتنی زیادہ قربانی دیں گے اتنا ہی زیادہ وہ آپ کو دے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی کا قرض نہیں رکھتا۔ اس لئے تمام زمیندارہ جماعتیں

خریف کی فصلوں کی آمد سے اپنے لازمی چندوں کا کم از کم ½ حصّہ ادا کر دیں۔ یہ کوئی ایسی بات نہیں جس سے دفتر والے گھبرا نے پھریں دوستوں کو توجہ دلانے کی ضرورت تھی۔ میں نے ان کو توجہ دلا دی ہے۔ اب یہ دفتر والوں کا کام ہے کہ وہ دوستوں تک ان کے گاؤں میں پہنچ کر توجہ دلائیں۔ کچھ دوست تو یہاں ہر جمعہ میں آئے ہوتے ہیں لیکن اکثریت تو اپنے اپنے گاؤں میں آباد ہے

اس سلسلہ میں ہمارے مربّی صاحبان، وقفِ عارضی پر جانے والے دوستوں، اخبار اور عہدیداروں کو چاہیئے کہ وہ جماعتوں کو توجہ دلائیں کہ ان پندرہ بیس دنوں کے اندر اندر

اپنے چندے کا ½ حصہ مرکز میں بھجوا دیں

یہ رقم انہوں نے کما کر تو نہیں دینی۔ یہ تو زمین کی اس پیداوار سے ادا کرنی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی برکتوں کے ساتھ ان کو عطا فرمائی ہے۔ جس کے کچھ حصّے بک گئے اور کچھ آجکل بک رہے ہیں۔

پس ہمارے زمیندار دوست اپنی ذمہ داریوں کو اخلاص کے ساتھ اور بشاشت کے ساتھ ادا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی ربیع کی فصل میں انشاءاللہ برکت ڈال دے گا۔ میں نے اللہ تعالیٰ کی ان برکتوں کے خود نظارے دیکھے ہیں۔ اس لئے میں تمام دوستوں سے عموماً اور زمیندار جماعتوں سے خصوصاً ایک بار پھر یہ کہتا ہوں کہ ہمارے بجٹ کا ½ حصّہ اس ماہ کے ختم ہونے سے پہلے پہلے مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے۔ اگر کوئی ایسی جماعت ہو جو نصرت جہاں ریزرو فنڈ کا وعدہ اور لازمی چندہ اس ماہ میں ادا نہ کر سکتی ہو تو اس کا فرض ہے کہ وہ اس ماہ میں

پہلے لازمی چندوں کو ادا کرے

اور نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے وعدوں کو جنوری یا فروری یا اگلی فصل کے نکلنے پر ڈال دے۔ لیکن لازمی چندوں کا ½ حصہ اس ماہ کے آخر تک ادا کرنے کی کوشش کرے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں اور آپ کی کوششوں میں اور آپ کی زمینداری اور آپ کی تجارت اور آپ کے پیشوں میں برکت ڈالے

چوتھی بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے بزرگ دوست مولوی یعقوب خاں صاحب کل لاہور میں وفات پاگئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی بیعت خلافتِ اولیٰ کی ہے۔ لیکن خلافتِ اولیٰ کی بیعت کرنے کے باوجود ویسے تو یہ ایک موٹی بات ہے بچے بھی سمجھ جائیں گے کہ جب ایک خلافت کی بیعت کر لی تو پھر خلافت کا انکار

دوسری خلافت کے وقت

کیسے ہو گیا۔ مگر ہو گیا۔ بعض لوگ دنیا کے ابتلاء میں پھنس جاتے ہیں۔

غرض انہوں نے خلافتِ اولیٰ میں بیعت کی اور خلافت ثانیہ کا انکار کر دیا اور اس طرح غیر مبایعین میں شامل ہو گئے جنہوں نے خلافت کی بیعت نہیں کی اور اس گروہ میں شامل نہیں ہوئے جو

خدا تعالیٰ کی برکتوں

سے اس وقت ساری دنیا پر چھایا ہوا ہے۔ اس انکار پر ایک لمبا عرصہ گزر گیا۔ میں سمجھتا ہوں خلافتِ اولیٰ میں ان سے کوئی ایسی نیکی ہوئی ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کی حکمتِ کاملہ نے یہ فیصلہ کیا کہ ان کا انجام بد نہیں ہوگا۔ چنانچہ انہوں نے خلافتِ ثالثہ کی بیعت کر لی اور اس کے بعد انہوں نے ۹ دسمبر ۱۹۶۹ء کو وصیّت بھی کر دی۔ گویا یہ آج سے تین سال پہلے کی بات ہے۔ انہوں نے بیعت بھی وصیّت سے کچھ عرصہ شاید دو مہینے پہلے کی تھی۔ اور پوری بشاشت کے ساتھ اور بڑے دھڑلے کے ساتھ بیعت کی۔ ان کے ایک بڑے بیٹے تو پہلے سے مبائع تھے۔ ان سے چھوٹے بیٹے نہ صرف یہ کہ مبائع نہیں تھے بلکہ بڑا شدید اختلاف رکھنے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر بھی فضل کیا۔ انہوں نے بھی بیعت کر لی۔ پھر ان کی بیوی نے بھی بیعت کر لی۔ اس پر

مولوی صاحب مرحوم کے پرانے ساتھیوں

کو بڑا غصہ آیا۔ اور اپنے اس غصہ کا اظہار پیغام صلح میں بھی کرتے رہے اور مولوی صاحب بڑے پیار کے ساتھ ان کا جواب دیتے رہے اور ان کو یہ نصیحت بھی کرتے رہے کہ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مشن کامیاب کرنے کے لئے جو مہم اللہ تعالیٰ نے جاری کی ہے اس میں تمہارا بھی کوئی حصّہ ہو تو پھر تم بھی خلافت کے جھنڈے تلے جمع ہو جاؤ۔

پس خلافت سے دوری بھی رہی اور بڑے لمبے عرصہ تک رہی۔ پھر ایک وقت میں اللہ تعالیٰ نے ان پر رحم کیا اور وہ شمعِ خلافت کا پروانہ بن گئے۔ اور اس طرح ان کا اچھا انجام ہوا خیر کے ساتھ ان کا خاتمہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قرب میں اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں

اپنی رضا کی جنتوں میں

جگہ دے اور بہت پیار کرے

جو لوگ ان کی مبائع ہونے کی حیثیت میں تین سالہ زندگی میں غصّے کا اظہار کرتے رہے تھے وفات کے بعد ان کو خیال پیدا ہو اور یہ تو قابلِ اعتراض بات بھی نہیں۔ خدا کرے یہ پیار بڑھتے بڑھتے مرحوم کی اس خواہش کو بھی پورا کر دے اور وہ بھی خلافت کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں۔ بہرحال لاہور میں ان کے کچھ عزیزوں نے کہا کہ وصیت کے باوجود ہم چاہتے ہیں کہ لاہور ہی میں ان کو دفنا دیا جائے اگرچہ ان کی وصیت تھی مگر یہ تو عزیزوں کا کام تھا۔ کسی کا جنازہ زبردستی تو دوسری جگہ نہیں لے جایا جا سکتا۔ اور نہ لے جانا چاہیئے چنانچہ ان کا جنازہ ہسپتال سے ہماری مسجد دارالذکر میں لے جایا گیا اور غالباً وہیں ان کی تجہیز و تکفین ہوئی۔ اور پھر مبائعین نے ان کی نماز جنازہ پڑھی۔ ان کا جنازہ ان کے عزیزوں کو دکھانے کے لئے ان کے گھر لے گئے۔ وہاں انہوں نے کہا کہ ہم تو نہیں چاہتے کہ ان کا جنازہ ربوہ لے جایا جائے۔ چنانچہ انہوں نے مجھے فون پر اطلاع دی۔ میں نے کہا اگر ان کے عزیز نہیں چاہتے تو پھر اس طرح بھی ہو سکتا ہے کہ ان کو امانتاً دفن کر دیا جائے۔ وقتی طور پر ایسے جذبات ہوتے ہیں

اللہ تعالیٰ ان کو توفیق دے

اور وہ ان کا جنازہ یہاں لے آئیں لیکن ان کی جو رُوح ہے اس کے اوپر تو عزیزوں کا اختیار نہیں ہے۔ رُوح کو خدا تعالیٰ نے جہاں پہنچانا تھا وہاں پہنچ گئی۔ اللہ تعالیٰ سے ہم امید رکھتے ہیں اور ہماری دعائیں ہیں کہ ان پر اللہ تعالیٰ بے شمار برکتیں اور رحمتیں نازل فرمائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جو فدائی جماعت جن سے خدا اور اس کے رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم راضی اور جو اپنے رب پر راضی ہیں اور جو اس گروہ میں ہیں جو ہم سے آگے جا چکے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ان میں شامل کرے۔ اور بے شمار نعمتوں کا وارث بنائے۔ پس روح پر نہ تو میرا اختیار ہے اور نہ ان کے کسی عزیز کا اختیار۔ اور نہ آپ کا اختیار ہے وہی جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے ان کو

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیار سے

غیر مبایعین پر ایک حجّت بنا دیا اور ایک لمبا عرصہ ان کے اندر رہے۔ اور ایک لمبا عرصہ ان کے سوچے سمجھے منصوبوں کے مطابق (جو بھی وہ سمجھے تھے) احمدیت کی ترقی کے لئے کوشاں رہے۔ لمبے عرصہ کے مشاہدہ اور ایک لمبے عرصہ کے جائزہ نے انہیں حقیقی کامیابیوں سے محرومی کا احساس بھی دلا دیا۔ اور پھر وہ علیٰ وجہ البصیرت اس نتیجہ پر پہنچے کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد پورا ہونا ہے تو پھر جو شخص بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پیار کرنے والا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نائب اور خلیفہ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس نیک دل پر اپنے پیار کا جلوہ نازل فرمایا اور جو غلطی تھی وہ اس شخص نے

اِسی دنیا میں معاف کرا لی

اب ہمارا یہ بھائی خدا تعالیٰ کے پیار کو لے کر آخروی دنیا میں چلا گیا۔ ان کی نماز جنازہ غائب جمعہ کی نماز کے بعد میں پڑھاؤں گا۔ سب دوست اس میں شامل ہوں۔ اور ان کے لئے اور اپنے لئے اور جانے والوں کے لئے اور رہنے والوں کیلئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کا پیار ہمیشہ ہمارے نصیب میں رہے اور کبھی عارضی طور پر بھی اس کی ناراضگی کی راہیں ہم پر نہ کھلیں اور

ہمارے قدم

ناپسندیدہ راستوں کی طرف نہ بھٹکیں

خدا کرے کہ آٹھ نو مہینوں کے بعد جب جذبات ٹھنڈے پڑ جائیں اور عقل ان کے تابع نہ رہے تو ان کا تابوت جو خدا کرے عارضی طور پر وہاں دفن ہوا ہو یہاں بہشتی مقبرہ میں آ جائے۔ بہرحال ان کی روح کا جو مقبرہ ہے وہ تو وہی ہے جو خدا نے ان کیلئے پسند کیا۔ ہماری دعائیں ان کے ساتھ بھی ہیں اور ہماری دعائیں ہر وقت پہلے جانے والوں کے ساتھ بھی ہیں۔ یہاں جو رہ گئے ہیں ان کے ساتھ بھی ہیں۔ دعا ہی تو ہماری روح اور زندگی کا سہارا ہے اس کے بغیر تو ہم ایک سانس بھی نہیں لے سکتے اور نہ کسی کامیابی کی امید رکھ سکتے ہیں نہ خدا تعالیٰ کی برکتوں کے جذب کرنے کی توقع رکھ سکتے ہیں۔ یہ صرف دعا ہی ہے جس سے یہ سب کام ہو جاتا ہے۔ نماز جنازہ بھی ایک دعا ہے جس میں خدا کی حمد کی جاتی ہے۔ ایک تہائی یا اس سے بھی زیادہ وقت میں اور جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جاتا ہے۔ ایک تہائی وقت میں یا اس سے بھی زیادہ وقت میں اور جس میں ایک تہائی وقت سے کم اپنے لئے دعا کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حسین حکمت نے اس کی بھی تقسیم یوں کی ہے کہ اس دعا کا ایک تھوڑا سا حصّہ ہے اس میں وہ وفات پانے والے کیلئے اور باقی زندہ رہنے والوں کیلئے ہے۔ پس اس پر بھی جب غور کریں تو دو باتوں کا پتہ لگتا ہے ایک یہ کہ جانے والے کے لئے دعا ضرور کرنی چاہیئے تا کہ اس کے حق میں اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کی زیادتی ہوتی رہے۔ دوسرے یہ کہ جو زندہ ہیں ان کو زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔ کیونکہ نماز جنازہ میں بھی دعاؤں کا زیادہ وقت ان کے لئے ہے یعنی اس دعا کے لئے نماز کا تیسرا حصّہ ان کے لئے تھا اور اس میں سے بھی ایک حصّہ وفات پانے والوں کیلئے اور باقی زندہ رہنے والوں کیلئے ہے تو اللہ تعالیٰ وفات پانے والوں پر بھی رحمتیں نازل فرمائے اور زندہ رہنے والوں کیلئے بھی بہت زیادہ رحمتیں نازل کرے کیونکہ ابھی انجام کا کچھ پتہ نہیں۔ خود انسان کو کوئی پتہ نہیں۔ اور نہ کسی اور کو کوئی پتہ ہے پس جو شخص وفات پا گیا خدا کرے کہ اس کا انجام نیک ہو اور وہ خدا کی رحمتوں میں داخل ہونے والا ہو اور جو زندہ رہ گئے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر بھی فضل فرمائے اور ان سے کبھی ایسی غلطی سرزد نہ ہو کہ جس کے نتیجہ میں وہ اس کی نظرِ پیار اور نظرِ رضا سے محروم ہو جائیں۔ پس نماز جمعہ کے بعد میں انشاءاللہ مکرم مولانا محمد یعقوب خاں صاحب کا جنازہ پڑھاؤں گا آپ سب اس میں شامل ہوں۔

حضرت مرزا عزیز احمد صاحب رضؓ کی وفات پر

مختلف مقامات سے آمدہ تعزیتی قرار دادیں!

(۱) لجنہ اماء اللہ قادیان

مورخہ ۳۰ جنوری بعد دوپہر بذریعہ تار یہ اندوہناک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مورخہ ۲۵ جنوری کو حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب ربوہ میں وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

آپ رضؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے اور حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کے بڑے صاحبزادے اور حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کے داماد تھے۔ آپ کو صحابی ہونے کا بھی فخر حاصل تھا۔ آپ نے اپنی تمام عمر خدمتِ سلسلہ کے لئے وقف کی ہوئی تھی۔ اپنی سرکاری ملازمت کے دوران میں بھی جبکہ آپ A.D.M. تھے، خدمتِ سلسلہ کرتے رہے۔ سرکاری ملازمت سے ریٹائر ہونے پر ناظرِ اعلیٰ ربوہ کے عہدے پر فائز رہ کر سلسلہ کی خدمت بجا لاتے رہے اس کے علاوہ ناظر خدمتِ درویشان کا کام بھی آپ نے کیا۔ غرض اپنی ساری عمر خدمتِ دین میں گذاری۔ قادیان سے انتہائی محبت تھی۔ جب بھی کوئی قادیان سے جاتا اس سے قادیان کے متعلق کافی دیر تک باتیں کرتے رہتے۔

آپ کی وفات حسرت آیات پر تمام عہدیداران لجنہ اماء اللہ و ممبرات لجنہ اماء اللہ قادیان اپنے اس غیر معمولی اجلاس میں آپ کی بیگم صاحبہ، حضرت نصیرہ بیگم صاحبہ و صاحبزادگان اور صاحبزادیوں اور افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس عظیم صدمہ میں شریک ہوتے ہوئے اظہارِ تعزیت کرتی ہیں اور دعا کرتی ہیں کہ خدا تعالےٰ آپ کو اپنے قرب میں اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے۔ اور آپ کے اہل و عیال اور لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے آمین ٭

(۲) جماعت احمدیہ حیدر آباد

بتاریخ ۳۱ جنوری ۷۳ء محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان نے ذریعہ ٹیلیگرام اطلاع دی ہے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب ربوہ میں وفات پا گئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔

آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے ہونے کی حیثیت سے آپ کی وفات ایک سانحہٗ عظیم ہے۔ آپ نے جماعت کے مختلف اعلیٰ عہدوں پر فائز رہ کر جماعت کے لئے نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔

اس افسوسناک خبر پر جماعت احمدیہ حیدر آباد گہرے رنج و الم کا اظہار کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ اپنے خاص فضل سے مرحوم کو اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے اور جو خلاء کو پُر فرمائے جو آپ کی وفات کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور ان کا ہر طرح حامی و ناصر ہو آمین، ثم آمین ٭

(۳) جماعت احمدیہ بمبئی

جماعت احمدیہ بمبئی کا یہ غیر معمولی اجلاس منعقدہ ۲ فروری ۱۹۷۳ء حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ایم اے ابن حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ حضرت مرزا عزیز احمد صاحب رضؓ کی وفات کی خبر سُن کر سب احباب رنج و غم میں مبتلا ہو گئے۔

حضرت مرزا عزیز احمد صاحب رضؓ ایم۔ اے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔ اور آپ رضؓ عرصہ دراز تک سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اہم عہدوں پر اپنی خدمات بجا لاتے رہے ہیں۔ آپ کی وفات نہ صرف خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے بلکہ سلسلہ کے لئے ایک بہت بڑا سانحہ ہے۔

ہم بارگاہِ ربّ العزت میں صمیم قلب سے دُعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنّت الفردوس میں اعلیٰ مدارج عطا فرمائے اور آپ کے اہل و عیال کا حافظ و ناصر ہو اور آپ کی وفات سے جماعتِ احمدیہ میں جو خلاء پیدا ہوُا ہے اُسے پُورا فرمائے آمین۔

جماعتِ احمدیہ بمبئی اس سانحۂ ارتحال میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور جملہ افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تعزیتِ مسنونہ اور دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔ اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس صدمہ کے برداشت کرنے اور اس پر صبر جمیل اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

(۴) جماعت احمدیہ کٹک

کلکتہ سے یہ افسوسناک اطلاع ملی کہ حضرت مرزا عزیز احمد صاحب رضؓ رحلت فرما گئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔

اس خبر سے انتہائی صدمہ پہنچا۔ اس صدمہ میں جماعتِ احمدیہ کٹک خاندانِ نبوت کے برابر کی شریک ہے۔ دُعا ہے کہ مولیٰ کریم مرحوم کو اپنے قرب و جوار میں جگہ دیتے ہوئے غریقِ رحمت کرے اور جنّت النعیم میں اعلیٰ مقام سے نوازے آمین ثم آمین۔

مرحوم کی خدمات کو جماعتِ احمدیہ کی تاریخ کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔ آپ خاندانِ نبوت کے چشم و چراغ ہونے کے علاوہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے ناظر اعلےٰ کے عہدہ پر بھی فائز تھے۔ آپ کی رحلت سے جو خلاء پیدا ہو گیا ہے اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل و کرم سے اس کو پُر کرے آمین اللّٰھم آمین۔

ہم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ الودود اور خاندانِ نبوت کی خدمت میں دردبھرا اسلام اور اظہارِ تعزیت و ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ ہندوستان کے لئے ضروری اعلان

بابت انتخاب ۱۹۷۴ء و ۱۹۸۰ء

(۱) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں مجلسِ مشاورت میں جو فیصلہ ہوُا تھا اس کی روشنی میں یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ یکم مئی ۱۹۷۴ء کے بعد جماعت ہائے احمدیہ کے امراء و صدر صاحبان اور دیگر عہدیداران کے بارے میں جو انتخابات ہوں گے ان میں مندرجہ ذیل امور کو مدّ نظر رکھا جائے گا۔

(الف) موجودہ امراء و صدر صاحبان کے نام دوبارہ انتخاب کے لئے صرف اسی صورت میں پیش ہو سکیں گے کہ انہیں قرآن کریم ناظرہ آتا ہو اور اپنی جماعت کے کم از کم تینتیس ۳۳ فیصد کو قرآن کریم پڑھوا دیا ہو۔

(ب) دیگر عہدیداروں کے نام بھی دوبارہ انتخاب کے لئے صرف اسی صورت میں پیش ہو سکیں گے جبکہ وہ قرآن کریم ناظرہ جانتے ہوں۔

نئے انتخابات میں ابھی سوا سال کا عرصہ باقی ہے۔ تمام عہدیداروں کا فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصُول کے لئے اپنی ذمّہ داری کو ادا کرنے کے معیار کو پورا کرنے کی پوری کوشش فرمائیں۔ انتخابات سے پہلے موجودہ عہدیداروں کے بارہ میں معلومات حاصل کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔ تاکہ حضور اقدس ایدہُ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل حرف بحرف کی جا سکے۔

(۲) یہ بھی احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ فیصلہ جاتِ بالا کے مطابق ۱۹۷۷ء تا ۱۹۸۰ء کے انتخابات کے لئے عہدیداروں کا قرآن کریم با ترجمہ جاننا ضروری ہوگا۔ اس لئے جو عہدیدار اس وقت قرآنِ مجید ناظرہ جانتے ہیں وہ ابھی سے اس کا ترجمہ پڑھنے کی طرف توجہ فرمائیں۔

جملہ مبلغینِ کرام اور عہدیداروں کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ جب بھی دورہ فرمائیں اس اعلان کو جماعت کے تمام عہدیداران تک ضرور پہنچائیں ٭

ناظرِ اعلیٰ قادیان

تعزیت بذریعہ تار و ڈاک

مندرجہ ذیل دوستوں نے بذریعہ تار تعزیتی پیغام بھیجا:-

(۱) ۔ مکرم امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد

(۲) ″ ڈاکٹر محمد عابد صاحب بہادر گنج شاہجہانپور

(۳) ″ قریشی محمد عقیل صاحب ″ ″

مندرجہ ذیل دوستوں نے بذریعہ ڈاک تعزیتی پیغام بھیجا ہے:-

(۱) مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی بمبئی۔

(۲) ″ ″ حکیم محمد دین صاحب کلکتہ۔

(۳) ″ ″ محمد ابوالوفاء صاحب کالیکٹ

(۴) ″ ″ خورشید احمد صاحب انور کشن گنج۔

(۵) ″ ″ سیّد محمد موسیٰ صاحب کٹک۔

(۶) ″ سیّد ابوصالح صاحب صدر جماعت احمدیہ کٹک

(۷) ″ سیّد محمود احمد صاحب ببّر قائد خدام الاحمدیہ کٹک

وصیّت کرنے میں تاخیر نہیں کرنی چاہیئے

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وصیّت کے متعلق بیان فرماتے ہیں:-

"موت کے وقت اکثر وصایا کا لکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ آسمانی نشانوں اور بلاؤں کے دن قریب ہیں اس لئے خدا تعالیٰ کے نزدیک ایسے وقت میں وصیت لکھنے والا بہت درجہ رکھتا ہے جو امن کی حالت میں وصیّت لکھتا ہے۔ اور اس وصیت کو لکھنے میں جس کا مال دائمی مدد دینے والا ہوگا اس کو دائمی ثواب ہوگا اور خیرات جاریہ کے حکم میں ہوگا۔"

احباب جماعت کو سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کو ملحوظ رکھتے ہوئے جلد از جلد صحت اور امن کی حالت میں وصیت کر لینی چاہیئے۔ کیونکہ یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کسی کو کب اللہ تعالےٰ کی طرف سے بُلاوا آجائے اور وصیّت کرنے کی توفیق نہ مل سکے ٭

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

رپورٹ فروری تا نومبر

دوسری قسط

اسرائیل میں احمدیہ مسلم مشن کی تبلیغی مساعی

مرسلہ مکرم مولوی محمد منوّر صاحب فاضل مبلغ انچارج حیفا مشن کبابیر اسرائیل

قسط ۲

عیسائی سنٹر میں تقریر

خاکسار کی آمد کی خبر سن کر ایک عیسائی سنٹر کے ناظم نے اپنے سنٹر میں تقریر کی دعوت بھجوائی۔ دعوت فوراً قبول کر لی گئی اور چند احباب کی معیت میں ان کے مقرر کردہ وقت کے مطابق ان کے ہاں پہنچ گیا۔ جگہ کا نام طرعان ہے اور قانائے گلیل سے جہاں حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے پانی کو شراب بنانے کا معجزہ دکھایا تھا دس کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ سنٹر میں ایک سو کے قریب تعلیمیافتہ عیسائی اور مسلمان جمع تھے۔ خاکسار نے عربی زبان میں نصف گھنٹہ تقریر کی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق وضاحت سے بتایا کہ وہ لعنتی موت سے بچ کر فلسطین سے ہجرت کر گئے تھے اور سرینگر محلہ خانیار میں مدفون ہیں۔ اس کے بعد پون گھنٹہ تک سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا۔ ایک مسلمان ٹیچر نے اعلان کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یقینی طور پر فوت ہو چکے ہیں اور ہرگز آسمان پر موجود نہیں ہیں۔ سنٹر کے ناظم نے بڑی حیرت سے بتایا کہ پہلے انہوں نے اس قسم کی بات کبھی نہیں سنی تھی انہیں مطالعہ کے لئے کتاب

Where did Jesus die?

دی جو انہوں نے شوق سے قبول کی۔ ایک عرب عیسائی فیملی نے سنٹر کے قریب ہی اپنے ہاں قہوہ نوشی کے لئے بلایا۔ ان کی دعوت بھی قبول کی گئی۔ اور نصف گھنٹہ وہاں بھی پادریوں اور دوسرے مسیحیوں سے مدلل اور موثر گفتگو ہوئی اور نہایت پُرامن فضا میں کسرِ صلیب کا معرکہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ ایک امریکن پادری جو سارے اسرائیل میں BAPTIST چرچ کا واحد نمائندہ ہے بھی اس تقریر اور گفتگو وغیرہ کے وقت موجود تھا کئی بار خاکسار نے اس کا رنگ فق ہوتے مشاہدہ کیا۔ اس نے بھی چند سوالات کئے تھے اور جواب سن کر لاجواب ہو گیا تھا۔ فالحمد للہ ثم الحمد للہ

یوم التبلیغ

جماعتی فیصلہ کے مطابق انیس اگست کو یوم التبلیغ منایا گیا۔ تیس سے زاید احباب نے اس روز آٹھ عرب بستیوں کا دورہ کر کے دو ہزار کے قریب رسائل و کتب تقسیم کیں ہر جگہ دوستوں کا خوشی سے استقبال کیا گیا۔ بعض لوگوں نے اشاعت اسلام کے لئے عطایا بھی پیش کئے جن کی مقدار پچاس پونڈ تھی۔ یہ عرب بستیاں وہ ہیں جو گزشتہ جنگ کے بعد اسرائیل کے قبضہ میں آئیں۔ ان میں سے اکثر اُردن کا حصہ تھیں۔ خاکسار چند احباب کے وفد کے ہمراہ طولکرم گیا۔ وہاں کے میئر سے ملاقات کی۔ نصف گھنٹہ تک جماعتی مسائل ان کے سامنے پیش کئے اور عربی اور انگریزی کتب بھی ان کی خدمت میں پیش کیں

وہاں سے فارغ ہو کر ایک ڈاکٹر صاحب کے ہاں گئے۔ انہیں اور کئی اصحاب کی طرح ہم اپنا عربی رسالہ البشریٰ ماہوار بھجواتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں آپ کی تبلیغ کرتا ہوں گزشتہ نمبر جب مجھے ملا تو میں اُردن جا رہا تھا۔ وہ رسالہ میں اپنے ساتھ لے گیا اور عمان میں ایک بہت بڑے آدمی کو مطالعہ کے لئے دے آیا تھا۔ ہم نے انہیں مزید لٹریچر دیا اور کہا کہ اُردن میں مبلغ بھجوانے کی اجازت نہیں اس لئے آپ یہ فریضہ ادا کرتے رہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اُردن میں بہت سے لوگ احمدیت سے واقفیت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

احتجاجات

عید میلاد النبیؐ کے موقع پر صدر انور السادات نے قاہرہ میں تقریر کرتے ہوئے یہودی قوم کے خلاف بعض باتیں کہی تھیں۔ ان پر تنقید کرتے ہوئے یہاں کے ایک عبرانی روزنامہ کے نامہ نگار نے بعض ایسے کلمات لکھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور قرآن مجید کے استخفاف کا رنگ رکھتے تھے۔ اس مقالہ کی اشاعت کا علم ہونے پر خاکسار نے حکومت کے وزراء اور ذمہ دار افسران اور پریس کو احتجاجی خطوط بھجوائے۔ وزارت الادیان سے مطالبہ کیا کہ وہ اس اخبار کو تنبیہ کرے کیونکہ جہاں حکومت عربوں اور یہودیوں میں باہم تفاہم اور تعاون کی فضا پیدا کرنا چاہتی ہے اس قسم کے مضامین اس فضاء کو مکدّر و مسموم کرنے اور حکومت کی کوششوں کو ناکام بنانے کا باعث ہوں گے۔ اسرائیل میں عرب مسلمانوں کی کثیر تعداد موجود ہے۔ جو کسی صورت میں اپنے محبوب رسول اور آسمانی صحیفہ کی ہتک برداشت نہیں کر سکتے۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک احتجاجی قرارداد اخبارات کو بھجوائی گئی جو شائع ہوئی۔ وزارت الادیان کی طرف سے نائب وزیر نے اس اخبار کو نوٹس کی اور اخبار نے نائب وزیر کا خط شائع کیا۔ ایک مسلمان قاضی شرعی نے بھی اس ہتک آمیز مضمون کے خلاف ایک عربی اخبار میں احتجاج شائع کروایا۔ مضمون کے شروع میں جماعت احمدیہ کی تعریف کی گئی تھی کہ وہ ہمیشہ اس قسم کے مضامین کا جواب دیتی اور اسلام کا دفاع کرتی ہے۔

جماعتی رسالہ البشریٰ کے اداریہ میں خاکسار نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ اس اخبار کو تنبیہ کرے اور حکماً اس قسم کے دلآزار مضامین شائع کرنے سے روکے۔ جب مسلمان تمام مذہبی پیشواؤں کا ادب و احترام کرتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ بانیٔ اسلامؐ کی ذات شریف کو مطاعن کا نشانہ بنایا جائے۔

وزارت الادیان کی طرف سے مسٹر شلومو نادی نے خاکسار کو معذرت کا خط لکھا اور بتایا کہ اخبار کو نصیحت کر دی گئی ہے۔

اسی عبرانی اخبار میں عید یہود کے موقع پر حضرت داؤد علیہ السلام اور ان کی بیویوں کی خیالی عُریاں تصاویر شائع ہوئیں۔ خاکسار نے اس پر بھی اس اخبار اور عربی و انگریزی پریس کو خطوط لکھے اور پُر زور الفاظ میں اس غیر شریفانہ حرکت کی مذمت کی۔ خاکسار نے لکھا کہ اگر حضرت داؤد علیہ السلام کو یہود نبی نہ بھی تسلیم کریں تو بھی وہ ایک عظیم بادشاہ اور یہود کے محسن ہیں اور اس قسم کا طریق احسان فراموشی پر دلالت کرتا ہے۔ یوں بھی ایک بادشاہ کو ایسے رنگ میں پیش کرنا کہ گویا اس کے پاس تن ڈھانکنے کے لئے کپڑا بھی نہیں انتہائی بے ذوقی کا ثبوت ہے خاکسار نے دریافت کیا کہ کیا اس اخبار کے ایڈیٹر اور مراسلین پسند کریں گے کہ ان کی اور کی بیویوں کی خیالی تصویریں اس رنگ میں شائع کی جائیں۔ یہ خط بھی شائع ہوا بلکہ خود اس اخبار نے بھی اسے شائع کیا۔ البتہ وہ حصہ جس میں خاکسار نے متدین یہودیوں سے اپیل کی تھی کہ وہ بھی اس اخبار کی اس نازیبا حرکت کے خلاف آواز اٹھائیں حذف کر دیا۔

یہ علم ہونے پر کہ ملک کینیڈا میں ایک خلاف اسلام فلم دکھائی جا رہی ہے۔ خاکسار نے سفیر کینیڈا مقیم تل ابیب کو احتجاجی مراسلہ بھجوایا اور مطالبہ کیا کہ ایسی فلم کو فوراً بند کرایا جائے۔ اور اس قسم کی حرکت کے مستقبل میں صدور کی پیش بندی کے لئے اقدامات کئے جائیں اور اس حرکت کے ذمہ دار افراد کو مناسب اور عبرتناک سزا دی جائے تا دوبارہ انہیں اس قسم کی بیہودہ حرکت کا ارتکاب کرنے کی جرأت نہ ہو۔ سفیر موصوف کی طرف سے جواب آیا تھا کہ انہوں نے ہمارا احتجاج اپنی حکومت کو بھجوا دیا ہے۔

[illegible] مجلہ میں مضمون

[illegible] شیخ عبداللہ اسعد نے جماعت احمدیہ کے عقاید، تنظیم اور تبلیغی کارگزاری پر مشتمل ایک مفصل مضمون حکومت کے سرکاری مجلہ الاخبار الاسلامیہ کو اشاعت کے لئے گزشتہ سال بھجوایا تھا مگر وہ شائع نہیں ہوا تھا۔ اس کے ایڈیٹر جب خاکسار سے ملنے آئے تو اس مضمون کے متعلق بھی انہیں یاد دلایا گیا اور انہوں نے جلد شائع کرنے کا وعدہ کیا۔ چنانچہ یہ مضمون جو رسالہ کے دس صفحات پر پھیلا ہوا تھا اسی سال اگست میں شائع ہوا۔ اور رسالہ کے انگریزی اور فرنچ حصوں میں بھی اس کا خلاصہ چھاپا گیا۔ اس مضمون کو یہاں کی مقامی شیعی جماعت نے جو اپنے آپ کو "دُرزیہ" کہتی ہے اپنے رسالہ الدّروز میں نقل کیا۔ یہ دونوں رسائل مرکز قادیان بھجوائے جا چکے ہیں۔

پریس انٹرویو

ایک عربی رسالہ الحوادث کے دو نمائندگان خاکسار سے ملنے آئے اور جماعت کے بانی علیہ السلام اور آپؑ کے دعاوی وغیرہ کے متعلق سوالات کئے جن کے جوابات انہیں نوٹ کروائے گئے اور یہ انٹرویو عمدہ طور پر خاکسار اور جامع کبابیر کی تصاویر کے ساتھ شائع ہوا۔ یہ رسالہ تل ابیب سے شائع ہوتا ہے اور ادبی نوعیت کا ہے۔ یہ رسالہ بھی مرکز ارسال کیا جا چکا ہے۔

ایک ثانوی سکول کا طالب علم جماعت احمدیہ کے بارہ میں ایک مقالہ عبرانی میں تصنیف کر رہا ہے جس کی تکمیل پر اسے بعض تعلیمی فوائد حاصل ہوں گے۔ اپنے اس مضمون کی تیاری کے سلسلہ میں وہ خاکسار سے ملا اور جو سوالات وہ لکھ کر لایا تھا ان کے جوابات اسے لکھوائے گئے جو دوست اس طالب علم کو ہمراہ لائے تھے اور ترجمانی کا کام بھی کرتے رہے تھے بتاتے ہیں کہ وہ نوجوان اس انٹرویو سے انتہائی طور پر متاثر تھا۔ الحمد للہ۔ یہ مضمون مکمل ہو چکا ہے اور اس زبان میں اپنی نوعیت کا پہلا مضمون ہے بعد میں اسے شائع بھی کرایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے نافع الناس بنائے آمین

انتخابات

خاکسار کے یہاں آنے کے بعد جماعت احمدیہ

کبابیر کے عہدیداروں کا نیا انتخاب ہوا۔ اسی طرح مجلس خدام الاحمدیہ کے عہدیداروں کا انتخاب کروایا اور مجلس انصار اللہ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ مستورات نے بھی اپنے اجلاس عام میں نئی عہدیدار انتخاب کیں اور شادی بیاہ کے معاملات میں امداد اور رہنمائی کے لئے لجنۃ الازدواج کی تشکیل کی گئی۔ خاکسار اس کا صدر اور مجلس انصار اللہ کے تمام عہدیداروں کو اس کا ممبر نامزد کیا ہے۔ تمام مجالس و لجنات اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہیں

جلسوں کا انعقاد

یوم مصلح موعودؓ۔ یوم مسیح موعود اور یوم خلافت کے ضمن میں جماعتی جلسے منعقد کئے گئے سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا جلسہ مدرسہ احمدیہ میں بچوں کے لئے۔ جامع کبابیر میں تمام جماعت کے لئے اور دار التبلیغ میں مستورات کے لئے الگ الگ کروایا گیا۔ بچوں اور عورتوں کے جلسوں کے بعد حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی

خاکسار مستورات کے لئے ہفتہ وار درس قرآن مجید دار التبلیغ میں دیتا ہے۔ حدیث شریف کا درس روزانہ بعد نماز مغرب دیا جاتا ہے۔ رمضان المبارک کے مقدس ایام میں درس اور تراویح کا خاص اہتمام کیا گیا اور عید الفطر کے موقع پر مسجد چونکہ مرد نمازیوں سے پُر ہو جاتی ہے اس لئے مستورات کے لئے دار التبلیغ میں صفوں اور لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے امسال خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع میں جو روح پرور تقریر فرمائی تھی اس کا مضمون خطبہ عید میں احباب کے گوش گزار کیا گیا۔ گو خطبہ پون گھنٹہ جاری رہا۔ احباب نے بعد میں بتایا کہ ہماری خواہش تھی کہ یہ لطیف مضمون اس سے بھی زیادہ دیر تک ہم سنتے چلے جاتے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے سورہ التّین کی تفسیر کے ضمن میں بیان فرمایا تھا کہ اسلام سے قبل سارے دور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے لئے تمہید کے طور پر تھے اور اب جو سرمایہ داری۔ روسی کمیونزم۔ اور چینی اشتراکیت کے دور آئے ہیں یہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں ممد ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالےٰ اس لئے نوجوانوں کو خائف ہونے یا ان نظاموں سے تعاون کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ انہیں اسلام کے کامل اور آخری غلبہ کے لئے مخلصانہ اور مومنانہ کوشش کرنی چاہیئے۔

اس خطبہ کے بعد بفضلہٖ تعالےٰ جماعت میں عموماً اور نوجوانوں میں خصوصاً زیادہ بیداری ہے احباب سے درخواست ہے کہ وہ اسرائیل کی جماعت میں ترقی اور مضبوطی کے لئے دعا فرماویں۔ غزہ کے علاقہ میں جماعت قائم ہوئی ہے مگر ابھی بالکل ابتدائی مراحل میں ہے۔ اس کے لئے بھی دعا فرمائی جائے ٭

لجنہ اماء اللہ اسرائیل

کبابیر میں لجنہ اماء اللہ کا قیام ۱۱؍ جون ۱۹۷۰ء کو محترم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب کے ذریعہ عمل میں آیا۔ انہوں نے اجلاس بلا کر صدر صاحب جماعت کبابیر کی موجودگی میں لجنہ کی عہدیداروں کا انتخاب کروایا۔ یہ عہدیدار مختلف شعبوں کی نگرانی کرتی رہیں۔ خاکسار نے امسال چار اپریل کو مستورات کا عام اجلاس بلا کر انتخاب کرنے کو کہا اور مندرجہ ذیل خواتین متفقہ طور پر عہدیدار چنی گئیں:۔

صدر۔ محترمہ جمیلہ محمد عودہ صاحبہ

سیکرٹری عام۔ محترمہ مریم حسین عسّاف صاحبہ

سیکرٹری تعلیم و تربیت محترمہ نجیہ محمد صالح صاحبہ

سیکرٹری تحریک جدید محترمہ مریم نایف قرق صاحبہ

سیکرٹری تبشیر۔ محترمہ انیسہ نایف صاحبہ

سیکرٹری مال۔ محترمہ امینہ حسین عساف صاحبہ

لجنہ کی مجلس عاملہ کے اجلاس باقاعدگی سے ہوتے ہیں جن میں کام کو خوش اسلوبی سے کرنے کے ذرائع پر غور کیا جاتا ہے۔ ممبرات کو بیدار رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے اور انہیں درس قرآن مجید اور نمازوں بالخصوص جمعہ کی نماز میں حاضری کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ قرآن مجید کا درس خاکسار ہر اتوار کو دار التبلیغ میں دیتا ہے جس میں دو درجن کے قریب خواتین شریک ہوتی ہیں۔

گزشتہ سالوں میں خواتین نے اپنے خرچ پر دار التبلیغ کی دوسری منزل تعمیر کروانے کا ذمہ لیا تھا اس کے لئے وہ چندہ جمع کر رہی ہیں۔ آئندہ سال تعمیر کا کام شروع ہو جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ اس سال بعض ابتدائی مراحل طے پا گئے ہیں۔

سیکرٹری صاحبہ تحریک جدید بڑے اہتمام سے گھر گھر جا کر تحریک جدید کے نئے سال کے وعدہ جات حاصل کرتی ہیں اور پھر بڑے استقلال سے ان کی وصولی کی کوشش کرتی ہیں۔ جمع شدہ چندہ جماعت کے سیکرٹری صاحب تحریک جدید کو ادا کیا جاتا ہے جو اسے مبلغ انچارج کے سپرد کر دیتے ہیں۔

سیکرٹری صاحبہ تعلیم و تربیت احمدی گھروں میں جا کر مستورات کو درس قرآن مجید اور نمازوں میں شرکت کے لئے تحریک کرتی رہتی ہیں ہر ہفتے جمعرات کے دن بچیوں کا تعلیمی اجلاس مدرسہ احمدیہ میں منعقد کرواتی ہیں جس میں انہیں دینی معلومات قرآن مجید کی سورتیں۔ احادیث الرسولؐ اور احمدیت کے متعلق ضروری باتیں یاد کرائی جاتی ہیں۔ قرآن مجید کی سورۃ البقرہ کی ابتدائی سترہ آیات بچیوں کو حفظ کرائی جا رہی ہیں۔ اس سے قبل مستورات کو بھی یہی آیات حفظ کرائی گئی تھیں مندرجہ ذیل پچیس خواتین اور بچیاں یہ آیات حفظ کر چکی ہیں۔

۱۔ محترمہ جمیلہ محمد صالح صاحبہ
۲۔ " امینہ حسین عساف صاحبہ
۳۔ " نجیہ محمد صالح صاحبہ
۴۔ " سہام رشید صاحبہ
۵۔ " مریم قرق صاحبہ
۶۔ " مریم حسین عسّاف صاحبہ
۷۔ " بدیعہ عبد الجلیل صاحبہ
۸۔ " امینہ عبد الجلیل صاحبہ
۹۔ " جمیلہ اسماعیل صاحبہ
۱۰۔ " امینہ عبد الہادی صاحبہ
۱۱۔ " کوکب موسےٰ صاحبہ
۱۲۔ " سادےٰ عبد الجواد صاحبہ
۱۳۔ " فاطمہ حسین عساف صاحبہ
۱۴۔ " مہدیہ عبد اللہ صاحبہ
۱۵۔ " علیا فؤاد صاحبہ
۱۶۔ " خزنہ فؤاد صاحبہ
۱۷۔ " نجلہ عباس صاحبہ
۱۸۔ " انیسہ طیّب صاحبہ
۱۹۔ " جواہر زیدان صاحبہ
۲۰۔ " علیا حسین عسّاف صاحبہ
۲۱۔ " آمنہ داؤد صاحبہ
۲۲۔ " نوال ہاشم صاحبہ
۲۳۔ " نادیہ ہاشم صاحبہ
۲۴۔ " ندیٰ طیّب صاحبہ
۲۵۔ " حوریہ عبد اللہ صاحبہ

سیکرٹری صاحبہ تبشیر مقامی طور پر غیر احمدی مستورات کے ہاں جا کر اصلاح و ارشاد کا کام کرتی ہیں۔ اب سال رواں میں اکیس اگست کو جماعت نے کبابیر سے باہر جا کر تبلیغ کرنے کا پروگرام بنایا تو دو مستورات والدین کے ہمراہ جا کر تبلیغی جہاد میں شریک ہوئیں اور عرب مستورات تک احمدیت کا پیغام پہنچایا اور انہیں جماعتی لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا۔

گزشتہ سال جماعت احمدیہ کبابیر کی تاسیس پر چالیس سال گزرنے پر جماعتی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ مستورات نے بھی اپنے طور پر عورتوں کے لئے جلسہ کا انتظام کیا۔ جس میں غیر از جماعت خواتین بھی شامل ہوئیں۔ عزیزہ نجیہ محمد صالح صاحبہ نے حاضرات کو جماعت احمدیہ کے معتقدات سے آگاہ کیا۔ پھر بچیوں کے علمی اور ثقافتی مقابلے کروائے گئے۔ اور کھیلوں کا مظاہرہ کیا گیا۔

مورخہ یکم مئی ۱۹۷۲ء کو سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلّم کے بیان کے لئے جلسہ منعقد کیا گیا۔ اس کا انتظام دار التبلیغ میں ہوا اور غیر از جماعت خواتین بھی شامل ہوئیں۔ قرآن مجید۔ احادیث و اشعار حضرت سیدنا احمد علیہ السلام کی تلاوت کے بعد عزیزہ موصوفہ نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے حالات سے بہنوں کو آگاہ کیا۔ بعد میں خاکسار نے سیرت طیبہ بیان کر کے اسوۂ رسول کو اپنانے کی نصیحت کی۔ آخر میں چائے اور شیرینی سے سب کی تواضع کی گئی۔

لجنہ نے اپنے خرچ پر چھ غرارے تیار کروائے تھے جو ان بیگمات کو پہنائے جاتے تھے جو مسجد میں پورا لباس پہن کر نہیں آتی تھیں اس کا اچھا اثر ہوا ہے۔ چار بہنوں نے اپنے غرارے تیار کروا لئے ہیں۔ دو نے لجنہ سے خرید لئے ہیں۔ اور تحریک جاری ہے۔ اسلامی پردہ کی پابندی کی طرف بھی خواتین کو توجہ دلائی جاتی ہے اور غیر محرم مردوں سے اختلاط سے روکا جاتا ہے۔ غیر اسلامی رسوم سے اجتناب کی نصیحت کی جاتی ہے اور وہ بفضلہٖ تعالیٰ اصلاح کی طرف مائل ہیں۔ اللہ تعالےٰ سب کو نیکی اور تقوےٰ کی راہوں پر قدم مارنے اور نئی نسل کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق ارزانی فرمائے

٭ آمین ٭

قادیان میں عید الاضحیہ کی قربانیاں

ذیل میں اُن دوستوں کے اسماءِ گرامی بغرضِ دُعا درج کئے جاتے ہیں جنہوں نے قادیان میں قربانی کروائی ہے۔ فجزاهم الله احسن الجزاء۔

امیر جماعتِ احمدیہ قادیان

معرفت مکرم جناب پیر نصیر الدین صاحب سوتھل مڈکس۔

(۱) مکرم پیر نصیر الدین صاحب۔
(۲) " سید صدق المرسلین صاحب خادم
(۳) " منور احمد صاحب۔
(۴) " چوہدری سردار احمد صاحب۔
(۵) " چوہدری سعید احمد صاحب باجوہ
(۶) " ضیاء الحق صاحب
(۷) " شیخ عشرت علی صاحب
(۸) مکرم میاں بشیر احمد صاحب شیدا
(۹) " شیخ مبارک احمد صاحب۔
(۱۰) " مرزا بشیر احمد صاحب۔
(۱۱) " محمد معظم صاحب۔
(۱۲) " محمد افضل صاحب۔
(۱۳) " محمد اسلم صاحب۔
(۱۴) " رشید احمد صاحب آف ہنسلو۔

(باقی پھر)

ایمان کے فائدہ کی بات حضرت مصلح موعودؓ نے جلسہ سالانہ ۱۹۳۷ء کے موقع پر فرمایا:۔ "مَیں اخبار کے فائدہ کے لئے نہیں بلکہ آپ لوگوں کے ایمانوں اور آپ کے ہمسایوں کے ایمانوں کے فائدہ کے لئے کہہ رہا ہوں کہ آپ لوگ اخبارات خریدیں۔" (مینیجر بدر قادیان)

مختلف مقامات پر لجنہ اماء اللہ کی پنجاہ سالہ تقریب

(۱) لجنہ اماء اللہ سکندر آباد

یہ باغ، یہ بہار، یہ جنت بھری رہے
مولا ہر ایک ٹہنی ہماری ہری رہے

یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ لجنہ اماء اللہ سکندر آباد کو لجنہ کے پنجاہ سالہ جشن کی خوشی میں دو بار جلسہ منانے کی توفیق ملی۔ ایک جلسہ مورخہ ۷ر جنوری ۷۳ء کو حیدر آباد اور سکندر آباد کی بہنوں نے مل کر منعقد کیا اور دوسرا جلسہ سکندر آباد کی مقامی بہنوں نے مورخہ ۱۹ر جنوری کو الہ دین بلڈنگ میں منعقد کیا۔ زیر نظر اسی جلسہ کی رپورٹ درج کی جاتی ہے۔

تلاوت قرآن پاک سے جلسہ کا آغاز ہوا جو عزیزہ سلطانہ بنت یٰسین شریف صاحب نے کی۔ پھر نظم "مَیں احمدی بچی ہوں" ناصرات کی بچی عزیزہ عطیہ سلطانہ نے پڑھی۔ اس کے بعد جنرل سیکرٹری محترمہ صدیقہ الہ دین نے مندرجہ عنوان شعر پڑھ کر افتتاحی کلمات کہے جس میں خدائے قدوس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ بانیٔ انجمن لجنہ اماء اللہ کی بلندیٔ درجات اور آپؓ کی پاک رُوح پر لاکھوں درود و سلام بھیجتے ہوئے حضرت خلیفۃ وقت ایدہ اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا جن کی خاص توجہ عورتوں کی طرف رہتی ہے۔ پھر حضرت سیدہ اُم متین صاحبہ اور حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ کا شکریہ ادا کیا جن کی شفقت اور کوشش خاص سے لجنہ ترقی کے منازل طے کر رہی ہے۔ دورانِ خطاب بہنوں کو "مجلّہ" جو اس موقع پر ربوہ سے شائع ہوا ہے، دکھایا۔ اور خدا کا انتہائی شکر ادا کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری حقیر کوششوں کو قبول فرمایا ہے۔ اس فخر کے مقام پر لاکھڑا کیا کہ ہندوستان میں قادیان کے بعد حیدر آباد اور سکندر آباد کی لجنہ کے لئے یہ مجلّہ بھیجا گیا۔ الحمد للہ۔

صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ کا پیغام محترمہ فاطمہ بائی صاحبہ صدر لجنہ سکندر آباد نے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ قادیان کا پیغام لجنہ مقامی کے نام جو محترمہ صدیقہ الہ دین صاحبہ نے قادیان میں Tape کیا تھا۔ بہنوں کو سُنایا گیا۔ اسی طرح صاحبزادی کوکب صاحبہ نے نظم "جہانِ نور" جو قادیان کے سالانہ جلسہ میں پڑھی تھی۔ اور جسے محترمہ صدیقہ صاحبہ نے Tape کیا تھا بہنوں کو سُنائی گئی۔ یہ نظم ہمارے جلسہ کی جان تھی۔ بہنوں نے بڑے اشتیاق سے سُنی۔ اور جلسہ کے اختتام پر بھی بہنوں کی دوبارہ فرمائش پر سنائی گئی۔ اس ٹیپ ریکارڈ کے بعد عزیزہ عتیقہ الہ دین بعمر ساڑھے چار سال نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی دُعا بچوں کے لئے زبانی سُنائی جو بہت پسند کی گئی۔ اور بہنوں کی فرمائش پر دوبارہ جلسہ ختم ہونے سے پہلے سنائی گئی۔ "لجنہ کے اغراض و مقاصد" ایک جامع مضمون محترمہ امۃ النسیم صاحبہ نے پڑھا۔ پھر مجلّہ میں سے نظم "لجنہ کے اراکین ہیں کس درجہ خوش انجام" محترمہ صدیقہ الہ دین نے پڑھ کر سنائی۔ پھر عزیزہ نصرت الہ دین بعمر چھ سال نے ایک نظم سنائی بعدہٗ محترمہ شاہدہ بیگم نے مضمون بعنوان "آنحضرت صلعم کے احسانات عورتوں پر" پڑھا۔ پھر محترمہ زاہدہ بیگم صاحبہ نے ایک نظم پڑھی۔ پھر مضمون "تعلیم القرآن اور احمدی مستورات کے فرائض" محترمہ علیمہ بیگم صاحبہ سیکرٹری خدمتِ خلق نے نہایت دلنشین انداز میں پڑھ کر سُنایا۔ اس کے بعد محترمہ مریم بیگم صاحبہ نے ایک نظم پڑھ کر سُنائی۔ بعدہٗ حضرت سیدہ اُمّ متین صاحبہ کا پیغام ناصرات کے نام خاکسار نے پڑھ کر سُنایا۔ پھر جو بچیاں ناصرات سے لجنہ میں شامل ہوئی ہیں ان کو سٹیج پر بُلا کر محترمہ صدیقہ الہ دین جنرل سیکرٹری نے عہد نامہ لجنہ اماء اللہ دہروایا۔ پھر محترمہ زاہدہ بیگم صاحبہ اور محترمہ عظیمہ بیگم صاحبہ نے باری باری دو نظمیں پڑھیں۔ پھر محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ آف امریکہ کی صدارتی تقریر ہوئی جس میں انہوں نے مختصراً امریکہ کی لجنہ کی کارکردگی کا ذکر کرتے ہوئے تمام بہنوں کا شکریہ ادا کیا۔ اور جلسہ پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ اسی جلسہ میں بہنوں کی متفقہ رائے سے سیکرٹری ناصرات کے فرائض خاکسار کے سپرد کئے گئے۔ اس کے مختلف بچیوں اور بہنوں نے نظمیں پڑھیں۔

خدا کے فضل سے جلسہ نہایت پُروقار اور پُرسکون ماحول میں ایک قسم کی رُوحانی جاذبیت لئے ہوئے تھا۔ حاضری پچاس تھی۔ غیر از جماعت کی بہنیں بھی شامل تھیں۔ آخر میں محترمہ فیض النساء صاحبہ نائب صدر کی تیار کردہ شیرینی محترمہ سلطانہ سعید صاحبہ آف بمبئی پورٹ نے تقسیم کی۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی کو قبول فرمائے اور ہمیں بیش از بیش خدمتِ دین کی توفیق ملتی رہے آمین۔

خاکسار: فرحت الہ دین
سیکرٹری ناصرات سکندر آباد۔

(۲) لجنہ اماء اللہ حیدر آباد و سکندر آباد

خدا تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے لجنہ اماء اللہ حیدر آباد و سکندر آباد کو پنجاہ سالہ جشن بتاریخ ۷ر جنوری کو وسیع پیمانے پر منانے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ۔

حسب پروگرام اجلاس احمدیہ مسجد میں منعقد کیا گیا۔ لاؤڈ اسپیکر کا بھی انتظام تھا۔ مستورات کثیر تعداد میں جلسہ میں شامل ہوئیں۔ حیدر آباد و سکندر آباد کی صدر صاحبان اسکاف پہنے ہوئے اور بیجز لگائے ہوئے تھیں۔ ان کی زیر صدارت اجلاس کی کارروائی کا آغاز شام پانچ بجے محترمہ محمودہ اکبر حسین صاحب کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ عہد نامہ دہرایا گیا۔ محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ نے ایک نظم سنائی اس کے بعد محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ نے محترمہ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کا پیغام پڑھ کر سُنایا جو آپ نے ربوہ کی پچاس سالہ تقریب کے موقع پر افتتاحاً فرمایا تھا۔ بعدہٗ خاکسار امۃ الباری جنرل سیکرٹری نے تقریر کی جس میں بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کی عزت قائم کرنے میں کتنی کوشش کی۔ اور اس ممتاز حیثیت کی برکت سے عورت نے کیا کیا کارنامے سرانجام دیئے۔ اس کے بعد محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے احسانات طبقۂ نسواں پر کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہی عورت کی کھوئی ہوئی فضیلت کو پھر سے قائم کیا اور اس کو بلند مقام عطا فرمایا۔

محترمہ کبریٰ بیگم صاحبہ نے سیرت حضرت اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا کے عنوان سے تقریر کرتے ہوئے تفصیلی طور پر حضرت اماں جان رضؓ کے حالاتِ زندگی اور خدمتِ دین کا ذکر کیا۔ محترمہ کبریٰ بیگم صاحبہ کی تقریر سے پہلے بہت ہی پیار بھرے انداز میں عزیزہ نصرت الہ دین نے ناصرات کے لئے حضرت مصلح موعود رضؓ کی دُعا سُنائی۔ اس کے بعد محترمہ فرحت الہ دین صاحبہ نے "ہماری تمام ترقیات خلافت سے وابستہ ہیں" کے عنوان پر ایک مدلل تقریر کی اور بتایا کہ ہماری موجودہ ترقی خلافت سے وابستگی کا ہی نتیجہ ہے۔ اس سلسلہ میں ہم عورتوں پر جو بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے وہ تربیت اولاد ہے جو جہاد سے کم نہیں۔ اس لئے پہلے ہم قرآن شریف پڑھیں اور پڑھائیں۔ اس کے بعد محترمہ سیّدہ امۃ المجید صاحبہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے احسانات احمدی خاتون کے عنوان سے ایک مضمون سُنایا۔

بعد ازیں محترمہ اعظم النساء صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ حیدر آباد نے جلسہ سالانہ قادیان کی روئداد و تاثرات کو نہایت دلکش انداز میں پیش فرمایا اور مختصر طور پر لجنہ اماء اللہ کی پنجاہ سالہ تقریب جشن قادیان کا پروگرام بھی بہنوں کو سُنایا۔

اور مردانہ اجلاس کے تیسرے دن کی کارروائی کا ذکر تفصیلی طور پر کیا اور بتایا کہ کس طرح غیر ممالک کے باشندوں کو احمدیت سے لگاؤ ہے۔ اور کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام کہ "مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" پورا ہوا جس کا مشاہدہ ہر کس و ناکس کر رہا ہے۔

مرکز ہائیوں سے جن گیارہ بہنوں کو دس سالہ خدمتِ دین بجالانے کے سلسلہ میں جو سندات ملی تھیں وہ دورانِ اجلاس تقسیم کی گئیں۔

آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک منظوم کلام "یہ روز کر مبارک سُبحان من یرانی" امۃ العزیز صاحبہ نے سُنایا۔ پھر اجتماعی دُعا کے بعد یہ پروگرام بخیر و خوبی ختم ہوا۔ الحمد للہ۔

خاکسار: امۃ الباری جنرل سیکرٹری
لجنہ اماء اللہ حیدر آباد۔

(۳) لجنہ اماء اللہ ہُبلی

لجنہ اماء اللہ ہبلی کا ایک اجلاس مورخہ ۲۰ر جنوری ۱۹۷۳ء شام چار بجے بمقام دار التبلیغ جماعت احمدیہ ہُبلی لجنہ کے پچاس سال پورے ہونے کی خوشی میں منایا گیا جس کی صدارت خاکسار نسخی بومنڈاسگر نے کی۔ اجلاس کی کارروائی کا آغاز عزیزہ ظہورہ بیگم صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعدہٗ عزیزہ بشریٰ بیگم منڈاسگر نے ایک نظم "میں احمدی بچی ہوں" پڑھ کر سُنائی۔ بعدہٗ خاکسار نے اپنی افتتاحی تقریر میں حاضرات کو بتایا کہ یہ جلسہ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی ہدایت کے مطابق لجنہ کے پچاس سال پورے ہونے کی خوشی میں منعقد کیا گیا ہے۔ خاکسار نے سیدنا حضرت مصلح موعود رضؓ کے احسانات احمدی خواتین پر، کا ذکر کرتے ہوئے پچاس سال کے عرصہ میں لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کی برکت سے احمدی خواتین نے جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں ان پر مختصراً روشنی ڈالی۔ اس کے بعد اجلاس کی پہلی تقریر عزیزہ بشریٰ بیگم نے "پوچھو تو بھلا مَیں کون ہوں" کے عنوان پر کی جس میں انہوں نے احمدی خواتین کی حقیقی تعریف بیان کرتے ہوئے عقائدِ احمدیت پر روشنی ڈالی۔ دوسری تقریر محترمہ وحیدہ بیگم صاحبہ حکیم نے کی۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات احمدی خواتین سے متعلق پڑھ کر سُنائے۔ تیسری تقریر مکرمہ عابدہ بیگم صاحبہ منڈاسگر نے کی۔ آپ نے سیدنا حضرت مصلح موعود رضؓ کے چیدہ چیدہ ارشادات پڑھ کر سُنائے۔ چوتھی تقریر محترمہ قمر النساء صاحبہ نے کی۔ آپ نے حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کا پیغام بنام لجنہ اماء اللہ پڑھ کر سُنایا۔ بعدہٗ خاکسار نے صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ محترمہ حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ کا پیغام پڑھ کر سُنایا۔ اس تقریب کے آخر میں مقامی مبلغ مکرم مولوی محمد فاروق صاحب

(باقی دیکھئے صلا پر)

منقولات

رابطۂ عالم اسلامی کانفرنس کا آنکھوں دیکھا حال

تقاریر کے چند ضروری اقتباسات

کمیٹی رابطۂ عالم اسلامی کا سالانہ جلسہ عام عمارۃ مکہ (قصر شاہی) میں ۲ ر ذوالحجہ ۱۳۹۱ سنہ ہجری بمطابق ۱۶ ر جنوری تا ۸ ر ذوالحجہ ... جنوری ۱۹۷۳ء بعد عشاء منعقد ہوا۔ حیدرآباد (دکن) سے شائع ہونے والے روزنامہ رہنمائے دکن کے ... ایڈیٹر سید صدیق علی قادری صاحب اس کانفرنس میں مدعو تھے۔ موصوف کے قلم سے ... کے ہفتہ وار ایڈیشن مجریہ ... ۲۲ میں ... "رابطۂ عالم اسلامی کانفرنس کا آنکھوں دیکھا حال" شائع ہوا ہے۔ جناب قادری صاحب اپنی ... رپورٹ میں لکھتے ہیں:-

"ہر اجلاس تلاوتِ قرآن مجید سے شروع ہوا اور اختتام بھی تلاوتِ کلام مجید پر ہوا۔ کانفرنس میں آنے والے مہمانوں کے لئے ہر میز پر ایسے آلے رکھے ہوئے تھے (میں اس کے فنی نام سے واقف نہیں ہوں۔ جیسے ڈاکٹر مریض کو دل کی حرکت یا سینہ کا مرض پہچاننے کے لئے لگاتے ہیں) اور سامنے میز پر ایک سے ... کر سات تک ایسے بٹن لگے ہوئے تھے کہ مقرر کے ساتھ ساتھ اس کی تقریر کا ترجمہ اسی وقت جس زبان میں چاہے سن سکیں۔ اردو کے لئے بٹن ۳ مخصوص تھا"

سہ روزہ اجلاسات میں جن مقررین نے کانفرنس کو خطاب کیا ان میں سے بعض کی تقاریر کے ضروری اقتباسات قارئینِ کرام کی دلچسپی اور علم کے لئے ذیل میں نقل کئے جاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ہمارا تبصرہ اسی پرچہ میں دوسری جگہ ملاحظہ فرمایا جائے۔ ایڈیٹر

جنرل سیکرٹری کی تقریر

بتاریخ ۸ ر جنوری پہلے اجلاس میں سب سے پہلی تقریر جناب شیخ محمد صالح قزاز جنرل سیکرٹری رابطۂ عالم اسلامی کی ہوئی۔ آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا:-

"مسلمانوں کو چاہیئے کہ اپنے رب سے اپنے تعلق کی تجدید کریں اس کی طرف پورے خلوص سے رجوع ہوں جیسے کہ ہمارے پہلے کے مسلمان جو خدا سے صحیح ربط رکھتے تھے۔ انہوں نے بڑے بڑے ممالک پر حکومت کی اور پوری دنیا کو منور کر دیا وہ اس قدر بلند اور اونچے صرف اس لئے ہو سکے کہ ان کا عقیدہ خدا سے سچا تھا اور آج ہم ہیں کہ خطرات سے گھرے ہوئے ہیں۔ تعداد میں بہت زیادہ ہونے کے باوجود ہماری حالت کچرے کے مانند ہے کہ پانی کا سیلاب ہمیں جس طرف چاہا بہا کر لے جا سکتا ہے۔ ان حالات میں ہمارا فرض ہے کہ ہم بلا تکلف ایک دوسرے کو نصیحت کریں اور آپس میں بھائی بھائی کی طرح ایک دوسرے کی کمزوریاں بتائیں..."

آپ نے فرمایا:-

"اسرائیل ہماری زمین پر قبضہ کئے ہوئے ہے اور ہم ہیں کہ دشمن سے بے خبر ہیں۔ ایک ایسے فرد کی ضرورت ہے جو امت کے بکھرے ہوئے افراد کو جوڑ دے۔ جن ممالک کو شکست ہوئی ہے وہ اسلام کی نہیں بلکہ ان کی شکست ہوئی ہے۔ جو اسلام سے دور ہو چکے تھے۔ ہمارے حالات کچھ سے کچھ ہوں علماء اسلام کا فرض ہے کہ ہم کو اکٹھا کریں۔ یہ انبیاء کے نائب ہیں۔ بہر حال مسلمان ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ہیں اب ان کی کہیں عزت نہیں رہی۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم سب از سر نو اپنا مقام بنائیں اور آئندہ ذلت و رسوائی سے بچیں۔"

(۲) اسی اجلاس کو کینیڈا میں علومِ اسلامی کے پروفیسر ڈاکٹر مرزا قدیر بیگ صاحب نے انگریزی میں خطاب کیا۔ انہوں نے کہا:-

"ایک وقت تھا کہ فوجی قوت ہی سب کچھ تھی۔ لیکن آج فکری قوت کی ضرورت ہے۔ فکری قوت کو کوئی نہیں توڑ سکتا آج فوجوں کو شکست ہو سکتی ہے لیکن صحیح فکر کو کبھی شکست نہیں ہو سکتی۔ میں دس سال سے امریکہ، کینیڈا اور مغربی ممالک میں ہوں اور کئی انگریزوں سے بات چیت کا موقع ملا۔ آج بھی اسلام کی باتیں اور شریعت کی تفصیل سن کر ان کے دل منور ہو جاتے ہیں۔ اور وہ اسلام کے اصولوں کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ میری رابطۂ عالم اسلامی سے خواہش ہے کہ وہ دنیا کے ہر گوشہ میں مختلف زبانیں جاننے والے مبلغین بھیجے اور اسلام کے کاروبار میں وسعت دے۔"

(۳) جامع ازہر کے فارغ التحصیل جناب ڈاکٹر عبد الصبور عبد الرزاق نے کہا:-

"ایک خطرہ جو ہمارے درپیش ہے وہ فکری حملہ کا خطرہ ہے جس کی وجہ سے آج پورا عالم اسلام جکڑ میں ہے۔ نہ تعداد۔ نہ رتبہ۔ نہ سیاست۔ نہ فوجی مسئلہ بلکہ یہ ایک فکری مسئلہ ہے۔ ہم کو چاہیئے کہ پھر اپنے اسلام کی طرف واپس آئیں جو دعوت لے کر آئے تھے پھر اسے اپنے عزم کے ساتھ لے کر اٹھیں۔ فکری حملہ کیا ہے۔ ہماری عبادت ہمارے عقاید کو توڑنا چاہتے ہیں۔ وطن پرستی، قوم پرستی نے مسلمانوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ انہوں نے کہا میری ملاقات سید قطب سے ہوئی تھی انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ انگریز مصر سے جا چکے ہیں لیکن آج بھی ان کی طرزِ فکر یہاں باقی ہے۔"

(۴) شیخ محمد صواف جن کو رپورٹ میں "مبلغ اعظم" کر کے لکھا گیا ہے۔ آپ نے کہا:-

"اجتماع سے مراد صرف تقریریں کرنا یا سننا نہیں بلکہ ہم جو باتیں کر رہے ہیں اس کے نتائج بھی نکلنے چاہئیں"

دورانِ تقریر میں آپ نے اسلامی جذبات کے ساتھ بلند آواز میں اپنے جیب سے قلم نکال کر اجتماع کو بتلاتے ہوئے کہا کہ کہ حقیر اور معمولی قلم کو کوئی آج میرے جیب سے نکالے تو میں اسے پکڑ لوں گا اور کبھی اس کے حوالے قلم نہ کروں گا۔ یہ ہے ہمیں اپنے مال و متاع سے محبت۔ لیکن افسوس ہے کہ ہمارے دین پر حملہ آور ہو رہے ہیں اور ہمیں اسلام کے سیدھے راستے سے ہٹایا جا رہا ہے تو ہم خاموش ہیں۔ کبھی اس طرف غور کرنا نہیں چاہتے کہ اس سے کیسے نجات پائیں۔"

آپ نے کہا یہ کام ذی علماء امت کا ہے کہ وہ ہم کو صحیح راستہ دکھائیں۔ یہ بات درست ہے کہ علماء جو باتیں بیان کرتے ہیں ان سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ چاہتے ہیں کہ ان کی باتیں سننے والے اور اس پر عمل کرنے والے سیدھے جنت میں جائیں لیکن خود ایسے بے عمل ہوتے ہیں کہ اپنے لئے جنت کا انتخاب نہیں کرتے۔ ایسا نہیں ہونا چاہیئے اگر وہ با عمل ہوں تو سب کچھ ٹھیک ہو سکتا ہے اور وہ اپنے ساتھ قوم کو بھی سدھار سکتے ہیں۔"

(۵) ان مبلغ اعظم کے بعد مطابق رپورٹ مفتی اعظم شیخ امین حسینی نے اجتماع کو خطاب کیا۔ آپ نے فرمایا:-

"آج جو مسلمانوں کی حالت ہے تاریخ شاہد ہے کہ ایسی ابتر حالت کبھی نہیں ہوئی تھی۔ غیروں کی خواہش ہے کہ کسی طرح اسلام کو کمزور کریں۔ اور وہ ہماری ناسمجھی، نا اتفاقی اور عدم تعاون کی وجہ سے اپنے مقاصد میں کامیاب ہو رہے ہیں۔ غیروں کا مقصد فکری حملہ ہے یہ حملہ بڑی کامیابی سے وہ ہم پر کر چکے ہیں اور ہم ان کی مار میں آ گئے۔ آج ہمارے بچے غیروں کے سکولوں میں پڑھتے ہیں اور ان کی فکر کو اپنا رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بچہ پیدا ہوتا ہے اسلام پر لیکن اس کے ماں باپ اسے نصرانی یا یہودی بناتے ہیں۔ ہماری ۷۰ کروڑ کی آبادی ہے اس کے باوجود پھر بھی ہم خطرہ میں ہیں۔ ہم کو چاہیئے کہ آئندہ آنے والی نسلوں کی حفاظت کریں۔ بچوں کو صحیح اصول پر تعلیم دلائیں۔ بچوں پر جو چیزیں اثر انداز ہوتی ہیں وہ سکول کی زندگی ہے۔ آپ حضرات اس پر خاص خیال رکھیں۔ نام محمد، احمد وغیرہ اس قسم کے ضرور ہوتے ہیں لیکن عقل اور فہم اسلامی نہیں ہوتی۔ ہم آپس میں بٹ چکے ہیں اور کافی کمزور ہو چکے ہیں۔ لیکن مغربی قومیں ابھی بھی چین سے نہیں ہیں وہ چاہتے ہیں کہ ہم اور تقسیم ہوں تاکہ اسلام کمزور سے کمزور ہو کر رہ جائے۔ مغربی قوموں کو معلوم ہے کہ اسلام میں ایک ایسا جذبہ ہے کہ کبھی بھی پھر یہ سب ایک ہو سکتے ہیں۔ مغربی قومیں یا دوسری طاقتیں چاہے آپس میں ان کے کتنے اختلافات ہوں لیکن وہ سب ہماری دشمنی پر ایک ہیں۔ ہمیں تباہ و برباد کرنے کی حد تک وہ ہمیشہ آپس میں متحد ہیں۔ اس وقت اقوام متحدہ میں ۱۸ عرب ممالک ہیں لیکن اس پھوٹ سے بھی ابھی وہ مطمئن نہیں ہیں۔"

(۶) تیسرے اجلاس میں اسلامیہ یونیورسٹی مدینہ منورہ کے وائس چانسلر جناب شیخ عبد العزیز بن باز کی تقریر سے جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا آپ نے مدینہ منورہ سے اپنی مصروفیات کی وجہ سے بروقت نہ آ سکنے کی معافی چاہی اور دو اجلاسوں میں شرکت نہ کرنے پر اظہارِ افسوس کیا۔ آپ نے کہا:-

ہم اس کے عادی ہو گئے ہیں کہ سچی باتیں نہ سنیں۔ کڑوی باتیں سننے کے لئے ہم تیار نہیں۔ آپ نے کہا شریعت اسلام کا وہ دستور ہے

جس میں ساری دُنیا کی فلاح ہے مسلمان جو آج ذلیل وخوار ہو گئے ہیں وہ اسلام سے دور ہونے کی وجہ ہے "۔

" علماء کا فرض ہے کہ مسلمانوں کو سمجھائیں کہ واعتصموا بحبل الله جمیعًا ولا تفرّقوا ۔ مَیں آپ سے کہتا ہوں کہ ہم تقویٰ اختیار کریں۔ قول وعمل سچے ہوں اور دُنیا کے لئے نمونہ بنیں "۔

(۷) اسی اجلاس میں انڈونیشیا کے لیڈر ڈاکٹر محمد خاصر صاحب نے اپنی زبان میں تقریر کرتے ہوئے کہا :-

" آج ہمارے سامنے ایک بہت بڑا مقابلہ ہے ۔ اور وہ ہے دین پر حملہ "۔ آپ نے کہا کئی عیسائی میرے دوست ہیں ۔ اور تجارت میں ہمارے ساتھ شریک ہیں ...... عیسائیوں کو ہمیشہ اسلام سے خوف رہا ہے اور ہے ۔ ان میں ہمیشہ حسد اور ڈر خوف صلیب سے وراثت میں ملا ہے "۔

' عیسائیوں کے دو اصُول ہیں ۔ ایک آبادی میں گرجے بنانے ہیں ۔ اور دوسرے اس بات کی کوشش کرتے ہیں کہ آدمیوں کو بیکار نہ رکھا جائے ۔ ماہی گیروں کے ساتھ بھی ایسا سلوک کرتے ہیں کہ انہیں مالی امداد دیتے ہیں اور موقع کے منتظر رہتے ہیں جب کہیں حالات سازگار ہوتے ہیں ، عیسائیت کی تبلیغ شروع کر دیتے ہیں ۔ یہ عیسائی صرف انڈونیشیا کی حد تک نہیں بلکہ ہر جگہ اُن کے یہی اصُول ہیں "۔

' یوں تو مسلمانوں کی بھی کئی انجمنیں ہیں لیکن اُن کے انداز اور ہی ہیں ، ہم کو چاہیئے کہ مسجدوں کو صرف نماز ہی کی حد تک محدود نہ رکھیں بلکہ ان میں ایسی انجمنیں بنائیں اور مسجدوں میں آپس میں مل کر ایسے رائے مشورے کیا کریں کہ ہماری مسجدیں اسلامی قلعہ معلوم ہوں ۔ مختلف شہروں میں دواخانے ہم بھی قائم کرتے ہیں لیکن ان کے معیار کے قائم نہیں کر سکتے ہم کو چاہیئے کہ ہم عیسائی مذہب کی حقیقت سے واقف ہوں ۔ اور اپنے مذہب اسلام سے اس کا مقابلہ کر کے عوام میں تبلیغ کریں ۔ ہم کو چاہیئے کہ ہم پُوری مستعدی کے ساتھ ان کی عالمی تحریک کا مقابلہ کریں "۔

اسی طرح طہران کے نمائندے نے بھی عیسائیوں کی فتنہ انگیز کارروائیوں کا ذکر کیا ۔

(روزنامہ رہنمائے دکن ۔ ہفتہ وار ایڈیشن مورخہ ۲۲ر جنوری ۱۹۷۳ء صفحہ ۳)

رابطہ عالمِ اسلامی کے مقررین نے کیا کہا ؟

بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

یہ کوئی ہوائی باتیں یا خوش فہمی کے قصے نہیں بلکہ امر واقع کا بیان ہے ۔ جو چاہے وہاں جا کر دیکھ لے یا خط و کتابت اور اخبارات و رسائل کے ذریعہ حقیقتِ حال معلوم کرلے ۔

پس ایک طرف رابطہ عالمِ اسلامی کی کانفرنس میں حاضر ہونے والے مقررین کی ایسی خالی خولی تقاریر ہیں جن کے ساتھ عمل کچھ بھی نہیں ۔ اور دوسری طرف جماعت احمدیہ کے خدمت و اشاعتِ اسلام کے ناقابلِ تردید عملی ثبوت ہیں ۔ یہ امتیازی صورت صرف اور صرف حضرت امام مہدیؑ کی جماعت ہونے کے سبب احمدیہ جماعت کو حاصل ہوئی ـــــ اور فی الحقیقت امام مہدی ہی کا برگزیدہ وجود ہے جس کی نسبت رابطہ عالمِ اسلامی کے جنرل سیکرٹری صاحب کہتے ہیں کہ " ایسے فرد کی ضرورت ہے جو اُمّت کے بکھرے ہوئے افراد کو جوڑ دے "۔ اور اسی وجود سے وابستہ ہو کر " مسلمان ازسرِ نو اپنا مقام بنا سکتے ہیں اور آئندہ ذلّت و رُسوائی سے بچ سکتے ہیں ۔

یہ قادر و توانا خدا کی تقدیر ہے کہ امام مہدی کے ذریعہ اسلام کو عالمگیر رُوحانی غلبہ حاصل ہوگا ۔ چشمِ بصیرت اس کی شروعات کو دیکھ سکتی ہے ۔ اسلام کے روشن مستقبل کا آغاز ہو چکا ۔ اور وہ وقت دور نہیں جب یہ ابدی نور ساری دُنیا میں جگمگائے گا ۔ اور کوئی نہیں جو اس میں روک بن سکے کیونکہ ؏

قضائے آسمان ست ایں بہر حالت شود پیدا

مختلف مقامات پر لجنہ اماءُ اللہ کی پنجاہ سالہ تقریب

(بقیہ صفحہ ۹)

اور مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ ہبلی نے لجنہ اماءاللہ کے قیام کی غرض اور اس کے مقاصد عالیہ کا ذکر فرمایا اور آئندہ بھی ہر مہینہ میں کم از کم ایک اجلاس بلانے کے لئے درخواست کی ۔ آخر میں صدر صاحب جماعت احمدیہ ہبلی نے دُعا فرمائی اور یہ اجلاس ٹھیک ۵ بجے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا ۔

الحمدُ للہ علیٰ ذٰلك ۔

خاکسار نعمی بومنڈاسگر ۔

صدر لجنہ اماءاللہ ہبلی ۔

(۴) لجنہ اماءاللہ پنکال (اڑیسہ)

خدا کے فضل سے ہمارے یہاں ۵ر جنوری ۷۳ء بروز جمعہ لجنہ اماء اللہ کا جلسہ منایا گیا ۔ جو بہت کامیاب رہا ۔ شام ۶ بجے جلسے کی کارروائی شروع ہوئی ۔ اور ٹھیک دس بجے رات کو یہ پُرمسرّت تقریب اختتام پذیر ہوئی ۔ جلسہ کی کارروائی کا آغاز محترمہ پری بی بی صاحبہ کی تلاوت سے ہوا ۔ بعدہٗ محسنہ بیگم صاحبہ نے نظم سُنائی ۔ اس کے بعد محترمہ حلیمہ صاحبہ نے " آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کے احسانات طبقۂ نسواں پر " کے عنوان پر اور خاکسار نے ' حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے احسانات طبقۂ نسواں پر " کے عنوان پر تقاریر کیں ۔ تیسری تقریر مریم بی بی صاحبہ نے " حضرت خلیفہ اوّلؓ کے احسانات طبقۂ نسواں پر " کے موضوع پر کی ۔ بعد ازاں محترمہ بڑی راہ تون بی بی صاحبہ نے " اولاد کی تربیت " پر ، محترمہ رشیمہ بی بی صاحبہ نے " سیرت حضرت اُمّ المومنینؓ " پر ، محترمہ تیرن بی بی صاحبہ نے " سیرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم " پر ، محترمہ پیرن بی بی نے " اسلامی پردہ " پر ، محترمہ حفیظہ خاتون نے ' احمدی مستورات کا میدانِ تبلیغ میں جہاد " پر ، محترمہ نگوں پری بی بی صاحبہ نے " آئندہ ترقی کی ضامن عورت " پر ، محترمہ جبیا بی بی صاحبہ نے " قرآن کریم سیکھو اور سکھاؤ " پر ، محترمہ صابرہ بیگم نے " سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی دُعا بچوں کے لئے " پر ، نصرت جہاں بیگم نے " غیبت " پر اور بحر النساء نے ذکر الٰہی پر تقاریر کیں ۔ ان تقاریر کے درمیان تین نظمیں بھی پڑھ کر سُنائی گئیں ۔ جو محترمہ کبریٰ بیگم ، محترمہ فیروزہ بی بی اور خاکسار نے پڑھیں ۔ جلسہ میں حضرت سیدہ اُمّ متین صاحبہ کا پیغام بھی پڑھ کر سُنایا گیا ۔

جماعت کی تمام خواتین نے اس میں شرکت کی ۔ مٹھائی سے بہنوں کی تواضع کی گئی ۔ اس خوشی کے موقع پر بہنوں نے پچاس روپے دیئے ۔ جو تحریکِ خاص کی مد میں جمع کرا دیئے جائیں گے ۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری لجنہ کو زیادہ سے زیادہ ترقیات عطا فرمائے ، ہماری کمزوریوں کو دُور فرمائے اور ہمیں خدمتِ دین کی توفیق بخشے آمین ۔

خاکسارہ : رحمت بیگم

سیکرٹری لجنہ اماءاللہ پنکال

درخواستِ دُعا

برادرم ظہور احمد صاحب منڈاشی بھدرواہ ج . ک . ا میں نمایاں کامیابی اور دینی و دنیوی ترقیات کے حصُول کے لئے جملہ بزرگان و احبابِ جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست کرتے ہیں ۔

خاکسار عنایت اللہ متعلم جامعہ احمدیہ قادیان

سیرالیون (مغربی افریقہ) میں تبلیغِ اسلام

بقیہ صفحہ اوّل

Knaza li وزیر اطلاعات و نشریات ۔ Hon. S.T.T. Korana وزیر سماجی بہبود سے ملاقات کر کے جلسہ میں شمولیت کی دعوت دی گئی ۔ جو انہوں نے بخوشی قبول کرلی ۔

Hon. A. B. S. Janneh وزیرِ مملکت و قائد ایوان مشن ہاؤس فری ٹاؤن میں تشریف لائے ۔ Kambia ضلع میں روکوپر سے ۲۵ میل دُور Samu چیفڈم میں ان کی نگرانی میں دو سال سے ایک سیکنڈری سکول چل رہا ہے ۔ اس کے متعلق انہوں نے مکرم امیر صاحب سے ذکر کیا کہ وہ یہ سکول مشن کی نگرانی میں دینا چاہتے ہیں ۔ انہوں نے اپنی اس خواہش کا اظہار ایک سال قبل مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد سابق امیر سے بھی کیا تھا ۔ اب انشاء اللہ حالات کا جائزہ لے کر موجودہ امیر صاحب محترم مناسب رنگ میں معاملہ طے کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ کامیابی دے آمین ۔

اِس گفتگو کے دَوران ہی مکرم امیر صاحب نے انہیں بھی جلسہ میں شمولیت کی دعوت دی جو انہوں نے قبول کر لی ۔

احباب دُعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ تمام مبلغین کی کوششوں میں برکت ڈال کر بہترین نتائج ظاہر فرمائے ۔

اللّٰھُمَّ آمین

اعلان نکاح

مورخہ ۲ر فروری بروز جمعہ بعد نماز عصر حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب امیر مقامی نے مسجد مبارک میں میرے برادر نسبتی عزیز رئیس الدین صاحب پسر محترم سلیم احمد صاحب مرحوم امروہوی کا نکاح عزیزی امۃ الکریم عرف مُنّو بنت منور علی صاحب فوٹوگرافر سابق درویش قادیان کے ساتھ مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھایا احباب سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے درخواستِ دُعا ہے ۔

خاکسار : نذیر احمد ٹیلر درویش قادیان ۔

تقریبِ رخصتانہ

قادیان ۱۲ تبلیغ (فروری)۔ کل بروز اتوار مقامی طور پر بعد نماز عصر مکرم فضل الرحمٰن صاحب درویش کی بیٹی عزیزہ نعیمہ بشریٰ کی تقریبِ رخصتانہ عمل میں آئی۔ عزیزہ موصوفہ کا نکاح ۲ روز قبل خطبہ جمعہ سے پہلے مسجد اقصےٰ میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے عزیز عبد اللطیف ابن مکرم عبد الرحیم صاحب سندھی درویش کے ساتھ ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ اور کل تقریبِ رخصتانہ عمل میں آئی۔ چونکہ عزیزہ کو چھوٹی عمر سے ہی محترم صاحبزادہ صاحب کے ہاں خدمت بجالانے کی سعادت حاصل رہی اور اسی مبارک گھر میں پرورش پائی اس لئے اس موقعہ پر محترمہ بیگم صاحبہ مرزا وسیم احمد صاحب نے بڑی محبت اور شفقت کے ساتھ اپنے ہی دولت کدہ سے خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نمونہ کے مطابق عزیزہ نعیمہ بشریٰ کو اپنی بیٹیوں کی طرح اپنے مبارک ہاتھوں سے رخصت کیا۔ اور شادی کے سارے انتظامات اپنی نگرانی میں اور جملہ اخراجات اپنی گرہ سے فرمائے۔ قادیان میں زمانہ درویشی کے سادہ دستور کے مطابق نماز عصر کے بعد مسجد مبارک میں پہلے حضرت امیر صاحب مقامی مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل نے کثیر التعداد درویشان بمعیت عزیز عبد اللطیف صاحب کے لئے اجتماعی دُعا کرائی پھر اسی مبارک جگہ سے درویشان کا ایک حصہ برات کی صورت میں دولہا کے ساتھ بیت البرکات (بالاخانہ حضرت ام طاہر احمد صاحب) کے صحن میں پہنچا جہاں درویشان کے دوسرے حصہ نے حضرت امیر صاحب محترم کی معیت میں برات کا استقبال کیا۔ دولہے کو پھولوں کے ہار پہنائے گئے۔ اور مخصوص جگہ پر بٹھائے جانے کے بعد تلاوت قرآن کریم اور درثمین سے دُعائیہ نظم ہوئی۔ بعدۂ حضرت امیر صاحب نے لمبی اجتماعی دعا فرمائی۔

اس موقعہ پر محترم صاحبزادہ صاحب نے شرکاء برات کا شکریہ ادا فرماتے ہوئے انہیں مصافحہ کا شرف بخشا

مغرب سے تھوڑی دیر قبل سلسلہ کی کار پر بچی کو سسرال کے ہاں رخصت کیا گیا۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ اور ہر طرح مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ اللّٰھُمّ آمین ٭

۲۰ فروری یوم مصلح موعودؓ

مبلغین کرام، امراء وصدر صاحبان اور سیکرٹریان تبلیغ سے نظارت درخواست کرتی ہے کہ ۲۰ فروری یوم مصلح موعود قریب آرہا ہے۔ اس دن کو پوری شان سے جماعتیں منائیں۔ اور اپنے اپنے ہاں جلسے کرکے اس پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈال کر ثابت کریں کہ یہ پیشگوئی اپنی پوری شان کے ساتھ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ کی ذات میں پوری ہو چکی ہے۔ اور اس کے اثرات تا قیامت انشاء اللہ باقی رہیں گے۔ بعد ازاں جلد اپنے اپنے ہاں کی کارروائی کی رپورٹیں نظارت میں بھجوائیں ٭

ناظر دعوۃ تبلیغ قادیان

درخواستِ دُعا

مکرم مولوی محمد منور صاحب مبلغ حیفا اسرائیل جو مرکز قادیان کی زیر نگرانی سلسلہ کی خدمات میں مصروف ہیں۔ تبلیغی و تربیتی امور کی کماحقہٗ سرانجام دہی کی توفیق پانے کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں مکرم مولوی محمد منور صاحب خدا تعالیٰ کے فضل سے عمدہ رنگ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ گو ملکی حالات کی وجہ سے ہم مالی لحاظ سے اس مشن کو کوئی گرانٹ وغیرہ نہیں دیتے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ مشن آمد وخرچ کے لحاظ سے خود کفیل ہے۔ البتہ دیگر انتظامی امور کے لحاظ سے مرکز قادیان کی نگرانی میں کام کر رہا ہے۔ دوست دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ وہاں تبلیغ میں وسعت دے۔ آمدہ رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے تبلیغی امور بااحسن طریق انجام پا رہے ہیں ٭

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ناصرات الاحمدیہ اور چندہ وقفِ جدید

از حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

ناصرات الاحمدیہ! خوش ہو کہ تم سے بھی قربانی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ عملِ صالح حقیقت میں وہی ہے جو موقع ومحل کے لحاظ سے کیا جائے۔ کس وقت کے لئے کونسی قربانی مناسب ہے یہ جماعت کا امام ہی بتا سکتا ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَلْاِمَامُ جُنَّةٌ یُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِہٖ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ناصرات الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ سے مطالبہ فرمایا ہے کہ بجٹ وقفِ جدید میں پچاس ہزار روپے ادا کریں۔ اور اس کے لئے فی بچہ صرف اٹھنّی ماہوار کا مطالبہ فرمایا ہے۔ بچے عموماً اتنی رقم کھانے پینے پر خرچ کر دیتے ہیں۔ اور اس اٹھنّی کا بچانا اور اشاعتِ اسلام کے لئے دینا جہاں اسلام کی اشاعت کا موجب ہوگا وہاں بچیوں میں سادگی، کفایت شعاری اور قوم ومذہب کی خاطر قربانی کا جذبہ بھی پیدا کرے گا۔ پس میری بچیو! حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ہر ماہ ایک اٹھنّی حضور کی خدمت میں پیش کرو۔ اور دُنیا کو بتا دو کہ قربانی کرنے میں ہماری بچیاں اگر ایک طرف اپنی ماؤں، نانیوں اور دادیوں سے کسی طرح کم نہیں تو دوسری طرف اپنے بھائیوں سے بھی پیچھے نہیں رہیں گی۔

تمام لجنات کی سیکرٹریانِ ناصرات فوری طور پر ناصرات کو اس تحریک کی اہمیت سمجھا کر چندہ وصول کرکے بھجوائیں۔ چندہ بھجواتے وقت وضاحت سے تحریر کریں کہ یہ وقفِ جدید کا چندہ ہے۔ جہاں ناصرات کی الگ سیکرٹری نہیں وہاں کی صدر اور سیکرٹری یہ کام کریں کہ پندرہ سال تک عمر کی بچیوں سے یہ چندہ وصول کرکے روانہ کریں۔ سال کے شروع ہونے پر ایک ماہ سے زائد عرصہ گذر چکا ہے۔ لیکن ابھی تک لجنات نے کماحقہٗ اس کی طرف توجہ نہیں دی۔ ہر ماہ کی لجنہ کی رپورٹ میں اس کا باقاعدگی سے ذکر کیا جائے کہ ان کی ناصرات کی طرف سے کتنا وقفِ جدید کا چندہ بھجوایا گیا۔

اللہ تعالیٰ ہماری بچیوں کو بھی بڑھ چڑھ کر اس میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے آمین ٭

درویش فنڈ

وہ خوش قسمت احباب جنہوں نے اپنے محبوب آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے قدردانی اور محبت کے جذبات کے ساتھ اپنے درویش بھائیوں کی مدد فرمائی ہے اللہ تعالیٰ اُن کے مال میں برکت دے۔ اہلِ ثروت احباب کے علاوہ باقی دوست بھی صرف -/۱۲ روپے سالانہ ادا کرکے اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس مقدس تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ جن مخلصین نے درویش فنڈ میں وعدے کر رکھے ہیں وہ جلد ادائیگی کرکے ممنون فرمادیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

آزاد ٹریڈنگ کارپوریشن ۵۸/۱ فیرس لین کلکتہ ۱۲

کروم لیدر اور بہترین کوالٹی ہوائی چپّل اور ہوائی شیٹ کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں:-

AZAD TRADING CORPORATION,
58/1 PHEARS LANE CALCUTTA-12.

ہر قسم کے پُرزے

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ہر ماڈل کے ٹرکوں اور گاڑیوں کے ہر قسم کے پرزہ جات کے لئے آپ ہماری خدمات حاصل کریں۔

کوالٹی اعلیٰ ——— نرخ واجبی

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

تار کا پتہ "AUTOCENTRE"　فون نمبرز 23-1652. 23-5222